رجسٹرڈ ایل بی نمبر ۸۶۱

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر: صلاح الدین ملک ایم۔ اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ ۶ روپے
غیر ممالک ۷ ۱/۲ روپے
فی پرچہ ۲ ؍

تاریخ اشاعت
۷-۱۲-۲۱-۲۸

جلد ۳ | ۱۴ وفا ۱۳۳۳ ہش | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۳ھ | ۱۴ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۷

پاک تعلیم ــــ قربِ الٰہی کا حصول

(از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے
اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔
تم آپس میں جلد صلح کرو۔
اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو
کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ
صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا
کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔
تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔
اور باہمی ناراضگی جانے دو۔
اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔
تا تم ــــ بخشے جاؤ!!
نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ
جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو
اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا!!
کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا
جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں
تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو
تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی!
تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو
زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے
اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا
سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں!!
خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ
وہ قدوس اور غیور ہے!!
بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔
متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا
ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا
خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا
اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں ــــ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا!
وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں (باقی صفحہ ۲ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

کراچی۔ ۲۷ جون۔ حضور کو سر درد کی شکایت ہے
۲۸ جون۔ طبیعت کل سے زیادہ خراب ہے
۳۰ جون۔ طبیعت بدستور خراب ہے
۴ جولائی۔ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔
۴ جولائی۔ کو حضور نے کراچی سے سندھ تشریف لے جانا تھا۔ آئندہ ڈاک کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔
"ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔ مغربی پاکستان"

جماعت احمدیہ غیروں کی نظر میں

ایک معزز سکھ دوست کے تاثرات!

جناب پروفیسر شیر سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایس۔ سی بمقام مین آباد (تحصیل مہند ضلع سنگرور) ۱۹ جون کو قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد جن نیک تاثرات کا اظہار کیا انہیں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے (ناظر امور عامہ قادیان)

"پیار، خلوص۔ الفت محبت اور صلح مذہب کی زندگی کے لئے سب سے ضروری چیزیں ہیں مگر یہ بات افسوس سے کہنی پڑتی ہے کہ دنیا میں انسانی وحدت اور پیار کے پیدا کرنے کی جگہ مختلف مذاہب کے لوگ اور خاص کر متعصب پیرو کار اپنے ذاتی مفاد کو مدنظر رکھ کر باہمی بغض و کینہ اور عداوت کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ احمدیوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کے بانی نے سب مذاہب کو یکساں عزت و احترام کیا اور منتشر انسانی دلوں کو یکجا کرنے کی از حد کوشش کی۔ یہ امر اس دفتر زیارت کے کمرہ میں داخل ہونے سے ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کمرہ میں دیواروں سے لٹکائے ہوئے چارٹ ہر مذہب کی رائے اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ احمدی یک جہتی اور اتفاق میں کمال حاصل کر چکے ہیں۔ اور پاکستان بننے کے باوجود اپنے اس مادر وطن اپنے مذہب کی جائے افتتاح پر خوش باش اور اعتماد سے لبریز نظر آتے ہیں۔ ان سے مل کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں مجموعی طور پر انسان سے پیار اور محبت کا جذبہ موجود ہے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت کا ہو یہ آثار بین الاقوامی ترقی کے لئے بہت موزوں ہیں جس مذہب میں یہ باتیں اور خاص کر عمل کی زندگی میں داخل چکی ہوں وہ مذہب دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ اور میری آرزو ہے کہ ہر مذہب کے پیروکاروں میں یہ خیال عمل میں آنا چاہیئے۔ ؎

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

جماعت احمدیہ و اخبار زمیندار

روزنامہ "زمیندار" لاہور نے شیخ نیاز علی صاحب وکیل ہائی کورٹ لاہور کا ایک مضمون شائع کیا جس میں شیخ صاحب نے علاقہ ملکانہ (یو پی) میں تحریک شدھی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا کہ

"جو حالات فتنۂ ارتداد کے متعلق جلد جلد اخبارات علم میں آچکے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آ رہا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانے میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولو العزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھائی ہے۔"

(۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

چندہ سفر امریکہ

امام جماعت تمام اعزہ و اقارب اور ہر پیاری سے پیاری چیز سے زیادہ پیارے اور زیادہ قابل قدر و احترام ہوتے ہیں۔ کون سا دل ہے جو اس امر سے خون نہیں ہوا کہ کسی نابکار نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر کے صرف آپ ہی کو نہیں بلکہ تمام جماعت کی شاہ رگ کو قطع کرنے کی سکیم سوچی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ شاہ رگ کو اس نے محفوظ رکھا۔ ہم جتنے سجدات شکر بجا لائیں کم ہیں۔ جماعت کے لئے امام شاہ رگ کا حکم رکھتا ہے جس سے تمام جماعت کی روحانی زندگی قائم رہتی ہے۔ وہ جماعت کے لئے قلب کا حکم رکھتا ہے۔ جو تمام جماعت کے بدن میں روحانی خون پہنچا کر اس کی حیات کے قیام کا باعث ہوتا ہے۔ وہ جماعت کے لئے دماغ کا حکم رکھتا ہے کہ اسکے ذریعہ جماعت کو نئی سے نئی سکیمیں بہم پہنچتی ہیں۔ اور وہ اس امر کی نگرانی کرتا ہے کہ اعداء ملت کے کیا منصوبے ہیں۔ ان کا توڑ کیا ہے۔ جماعت کی اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے۔ اسکی اصلاح کے لئے کونسے ذرائع اختیار کرنے ضروری ہیں۔ وہ ان کا ہر طرح کی نگرانی کرتا ہے۔ ان کو شریعت کی تعلیم دے کر اس پر عامل بناتا ہے۔ ان میں سے اشاعت دین کے لئے ایک فوج مبلغین و علماء کی تیار کراتا ہے۔ خصوصاً ان کو اور عموماً تمام جماعت کو حکمت سکھلانے کا سامان کرتا ہے۔ تزکیہ قلوب کی طرف توجہ دیتا ہے۔ ان سب امور کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تعلق اور اپنی مقبولیت کے باعث اس کے حضور میں ہماری بہبودی کے لئے تضرعات کرتا ہے۔ ہم سوئے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہمارے لئے گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے ہماری مغفرت دینی و دنیوی بہتری اور ہمیشہ القوم ترقیات کے لئے عاجزی و زاری کرتا ہے۔

یہ تو ہر امام و ہر خلیفہ کا کام ہے۔ لیکن اس خلیفہ کا کیسا عالی مقام ہے۔ جسے "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" کہا گیا ہو۔ اور جسے مثیل مسیح اور فضل عمر اور مصلح موعود قرار دیا گیا ہو۔ ہمارے امام کو جو ہماری شاہ رگ اور ہمارا دل و دماغ ہے۔ جبکہ گزند پہنچائی گئی ہے۔ کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم آرام سے بیٹھے رہیں اور ان کی صحت کاملہ کے لئے اسباب فراہم نہ کریں؟ جب ہم اپنے بیٹے یا والدین کی تکلیف پر بے چین ہو کر ان کے علاج کیلئے ہر ممکن سعی کرتے ہیں تو کیا اس وجود کے لئے کہ جس سے روحانی زندگی کی پرورش ہو رہی ہے روپیہ خرچ نہیں کرنا چاہیئے؟ امسال ربوہ میں مشاورت میں حضور کے علاج کے لئے سفر امریکہ کرنے کیلئے چندہ جمع کرنے کی تحریک ہوئی ہے تا دفتری عملہ اور ڈاکٹر وغیرہ ضروری افراد بھی حضور کے ہمراہ جا سکیں۔ کل *

اخبار احمدیہ قادیان

۸ر جولائی۔ بھاکڑا ڈیم کے افتتاح کے تعلق میں دفاتر صدر انجمن میں تعطیل کی گئی۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ کا زیر صدارت مدرسہ تعلیم الاسلام میں جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ جس میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور محترم ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے مدرسہ کے کوائف بیان کرتے ہوئے اسکی ضروریات کا ذکر کیا اس مدرسہ میں جو ساتھ جماعتوں پر مشتمل ہے سترا احمدی اور دستاسی سکھ عیسائی اور ہندو بچے جن میں برہمن بھی شامل ہیں تعلیم پاتے ہیں۔ بعد ازاں ناظر صاحب اعلیٰ نے تعلیم اور کھیلوں میں ممتاز رہنے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے۔ انعام پانے والوں میں غیر مسلم بچے بھی تھے دینیات میں ممتاز رہنے والے احمدی بچوں کو بھی انعام دیئے گئے۔ انعام لینے والا ہر احمدی بچہ پہلے مصافحہ کر کے انعام لیتا اور جزاکم اللہ کہتا اور پھر حاضرین بارک اللہ کہتے۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس وقت قادیان میں آریہ اور سکھ کا اسوالہ خالصہ دو ہائی سکول بھی جاری ہیں ان کی موجودگی میں جبکہ ہمارے لئے کئی مشکلات ہیں ہمارے مدرسہ میں غیر مسلم طلبہ کی کثرت بہت بڑی کامیابی ہے۔

علالت ۱۱ر جولائی۔ محترمہ بیگم صاحبہ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بسلسلہ صحت امرتسر سے مراجعت فرما کر قادیان آ گئی ہیں۔ ۔ فالحمد للہ۔

۱۱ر جولائی محترم میاں مولا بخش صاحب باورچی کی حالت نہایت نازک ہے۔ اسیطرح مکرم حاجی ممتاز علی خاں صاحب (صحابی) کی حالت بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی گذشتہ اتوار کو ربوہ سے امرتسر آ کر مزید آرام کے لئے واپس چلے گئے ہیں۔ ان کو پہلے سے ایک حد مرض میں افاقہ ہے۔ احباب ان سب کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین قادیان ۲۶ر جون۔ مکرم عبدالکریم صاحب قادیان سے ترگڑی کے لئے روانہ ہو گئے۔ تعطیلات موسم گرما میں جامعۃ المبشرین کے دو طالب علم

سوالات کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے جواب

سوال۔ کیا ایک غیر احمدی مسلمان ایک احمدی مسلمان کی وفات پر اس کی جائداد سے بروئے قانون شریعت حصہ لے سکتا ہے؟

جواب:۔ یقیناً لے سکتا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں کہ ورثہ روک دے۔ ہاں لوگ ورثہ نہ دیتے ہوں تو بدلہ کے طور پر ان سے ویسا سلوک ہو سکتا ہے۔

سوال:۔ کیا ایک احمدی مسلمان ایک غیر احمدی مسلمان کی وفات پر اس کی جائداد سے بروئے قانون شریعت حصہ لے سکتا ہے؟

جواب:۔ وہ بھی اسی طرح لے سکتا ہے جس طرح غیر احمدی

سوال:۔ اور اگر یہ رشتہ دار یعنی غیر احمدی اور احمدی ایک دوسرے کی وفات پر حصے لے سکتے ہیں تو یہ تقسیم سنی قانون کے مطابق ہوگی یا شیعہ قانون کے مطابق۔

جواب:۔ قرآن کریم کے احکام کے مطابق ہوگی اور اسے شیعہ سنی دونوں مانتے ہیں۔

(ماخوذ از الفضل)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی تشویشناک علالت

لاہور یکم جولائی۔ آپ کو کئی روز کی نقرس اور نقاہت کے بعد پرسوں یکدم نقاہت زیادہ ہو گئی فون کئے جانے پر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈاکٹر پیرزادہ صاحب کو لیکر ربوہ پہنچے ان کی رائے تھی کہ بیماری کا دل پر اثر پڑ گیا ہے فوری طور پر لاہور لے جانا بہتر ہوگا کل رات سانس کی تنگی کے بار بار دورے ہوتے رہے اس لئے آج ایمبولنس کار پر لاہور لایا گیا۔ راستہ میں شیخوپورہ کے قریب تنفس کا شدید دورہ پڑا مگر ٹیکے وغیرہ کرنے اور آکسیجن سونگھانے سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہو گیا اور شام کو لاہور پہنچے۔

۳ر جولائی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ نقرس و دل کی حالت میں افاقہ رہا۔ جماعت کراچی نے آپ کی صحت کے لئے صدقہ کے طور پر دو بکرے ذبح کئے۔

(لاہور ۵ر جولائی ذریعہ ٹیلیفون) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۴ر جولائی۔ کل رات پہلے حصہ میں حضرت میاں صاحب کو پیٹ میں نفخ کی وجہ سے بہت بے چینی رہی۔ مگر پھر اینیمہ کے بعد اجابت ہو جانے سے طبیعت میں سکون ہو گیا۔ اور آرام کی نیند آگئی۔ آج دن بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ دل کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے۔ نقرس کی تکلیف میں کافی فرق رہا۔ عام طبیعت بھی کل کی نسبت بہتر رہی آج مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے بھی حضرت میاں صاحب کا معائنہ کیا۔ انہوں نے بیماری کی تشخیص اور علاج سے اتفاق کیا۔

۵ر جولائی۔ "رات حضرت میاں صاحب کو نیند اچھی آگئی۔ آج صبح کے وقت پیشاب کی بندش ایک گھنٹہ تک رہی جس کی وجہ سے طبیعت میں بہت بے چینی پیدا ہو گئی اور دل میں ضعف ہو کر سانس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ مگر پھر پیشاب آنے پر تسکین ہوئی۔ پھر ٹیکہ وغیرہ کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے سانس کی تکلیف کو آرام ہوا۔ تمام دن کچھ ضعف محسوس کرتے رہے۔ مگر شام کو طبیعت بہتر ہو گئی۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۶ر جولائی۔ رات دو بجے تک اچھی نیند آگئی۔ پھر کچھ بے چینی صبح دس بجے تک رہی۔ اس کے بعد طبیعت بہتر ہو گئی۔ دل کی حالت کل جیسی۔ نقرس کی تکلیف کل سے کم ہے۔ شام کے وقت عام طبیعت بہتر رہی۔ احباب صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار (صاحبزادہ) ڈاکٹر منور احمد۔

ربوہ میں چار بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ اور غرباء کی نقدی سے بھی امداد کی گئی۔

م مولوی مقبول احمد صاحب (برادر زادہ محمد احمد صاحب عارف قادیان) و مولوی عبدالباسط صاحب (پسر بھائی عبدالرحیم صاحب مالک دیانت سوڈا فیکٹری قادیان) علی الترتیب ۶ر اور ۷ر جولائی کو ربوہ سے قادیان آئے۔

---

* ۷۵ ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ امید ہے احباب اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے نقد اور وعدوں کی صورت میں اس چندہ کی اطلاع مرکز میں بھجوائیں گے۔ اور حضور کی صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر مسلسل

خطبہ جمعہ

سب سے بڑی چیز جو صداقت کی طرف راہنمائی کا موجب ہوتی ہے وہ اخلاق فاضلہ ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ ایک خطبہ جمعہ (الفضل ۱۹/ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دلیل کیسی ہو

غیر اقوام کے لئے سب سے بڑی چیز جو صداقت کی طرف راہنمائی کا موجب ہوتی ہے وہ اخلاقِ فاضلہ ہیں۔ ہماری عبادتیں ہمارے ذکر اور ورد ان کے نزدیک وہم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اور دلیل وہ ہوتی ہے۔ جو دوسرے کی بھی مسلم ہو۔ اگر عیسائی سے بحث کرو اور دلیل کے طور پر قرآن کریم کی آیت پر آیت پڑھتے جاؤ۔ تو گو وہ عقل سے زیادہ یقینی اور مقدم ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ مگر وہ اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اس کو منوانے کے لئے وہی دلیل ہو سکتی ہے۔ جو اس کے نزدیک بھی مسلم ہو۔ اگر ہندو سے بحث کرتے وقت قرآن و حدیث کے حوالے دو گے۔ گو وہ عقل پر مقدم ہیں۔ اور اس سے زیادہ یقینی ہیں۔ مگر اس پر ان حوالوں کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اگر اس پر قرآن و حدیث کے حوالجات کا اثر ہو سکتا ہے تو اسی صورت میں کہ پہلے تم اس پر ثابت کر دو۔ کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں ورنہ یہ بات ثابت ہونے سے پہلے قرآن و حدیث کے حوالوں کو وہ وہم ہی سمجھے گا۔ وہ عقل کو مانتا ہے۔ لیکن وہ قرآن کو نہیں مانتا جس طرح عقلی دلائل کے مقابلہ میں قرآن و رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام اس کے لئے بے حقیقت ہوتا ہے۔ اسی طرح اعمال میں سے وہ اعمال جو ہمارے شرعی اعمال ہیں ان کے لئے بے اثر اور لغو ہیں۔

اخلاقی تعلیم

قرآن کریم کی محبت حدیث کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے جذبات اگر کسی مسلمان میں ہیں۔ تو ایک ہندو ایک عیسائی ایک سکھ ایک پارسی کے نزدیک ان کی کچھ بھی قدر نہیں۔ لیکن ایک جذبات وہ ہیں۔ جو ان کے دل میں بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ رحم کریں۔ ہمدردی کریں۔ یہ جذبات ایک ہندو کے دل میں بھی ہیں۔ ایک عیسائی سکھ پارسی کے دل میں بھی ہیں۔ اس کے ساتھ اس کے دل میں یہ جذبہ بھی ہے کہ یہ جذبات اچھی چیزیں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ یہ جذبہ رحم صرف اہل مذاہب ہی کے دل میں ہے۔ بلکہ ایک دہریہ کے دل میں بھی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ رحم اچھا ہے۔ ظلم بُرا ہے۔ دیانت اچھی ہے خیانت بُری ہے۔ صداقت اچھی ہے جھوٹ بُرا ہے۔ جس طرح ان باتوں کا احساس ایک مسلمان کے دل میں ہے۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگوں میں بھی اس کا احساس ہے اور یہ تار ہے جو سب کے دل میں لگا ہوا ہے۔ دیکھو امرتسر یا کسی اور مقام سے جہاں پر تار ہے اگر تار دیا جائے تو بٹالہ پہنچ جائے گا۔ لیکن بٹالہ سے قادیان میں تار نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ بٹالہ اور قادیان کے درمیان سلسلہ تار نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن و حدیث کا ایک ہندو ایک عیسائی ایک سکھ اور پارسی کے دل کے ساتھ جوڑ نہیں۔ اس لئے قرآن و حدیث کے حوالے ان کے سامنے بیکار ہوں گے۔ لیکن اخلاق کی ٹیلیفون سب کے دل میں ہے گو اخلاق کی تار قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کمزور ہے۔ مگر پہونچ ضرور جائے گی کیونکہ اس کا سلسلہ سب دلوں میں ہے۔

غیروں پر اثر کرنے والی باتیں

پس وہ باتیں جو غیر مذاہب پر اثر کر سکتی ہیں۔ وہ اخلاق۔ قربانی۔ ایثار محبت وغیرہ ہیں۔ وہ تم کو دیکھتے ہیں اگر تم میں یہ ہیں تو قرآن و حدیث کے حوالے پیش کرنے سے زیادہ ان پر صداقت اسلام کا اثر ہوگا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی چیز تھی جو مخالفین پر اثر کرتی تھی۔ وہ قرآن کریم سے ابتداءً متاثر نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی زندگی تھی۔ آپ ان میں رہے تھے۔ آپ کی دیانت آپ کی راست بازی اور ہمدردی خلائق اور ایثار تھا۔ جو ان پر اثر کرتا تھا۔ دعوے سے پہلے آپ ان کو شرک سے منع نہ کرتے تھے۔ کیونکہ حکم خداوندی نہ تھا۔ لیکن آپ خود مشرک نہ تھے۔ آپ کے طور طریقہ کی خوبی ہی تھی۔ جس کا اثر تھا۔ اور یہ اثر اندر ہی اندر رکھا جاتا تھا۔ اور وہ اس کے مقابلے میں آنکھیں نہیں اٹھا سکتے تھے۔ آپ مکہ کے قریب کی پہاڑی پر چڑھ گئے۔ اور ایک ایک قبیلہ کا نام لے کر بلایا۔ جب سب جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ان کے سامنے ایک مشکل سوال رکھا۔ کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس کے پیچھے ایک لشکر ہے تو تم مان لو گے۔ یہ ایک ناممکن سوال تھا۔ کیونکہ مکہ کے لوگ اونٹ چراتے تھے۔ اور اس کے لئے پندرہ پندرہ میل تک دور نکل جاتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ کہ ایک لشکر اور بہت بڑا لشکر مکہ کے قریب آ کر ایک اوٹ میں رہتا ہو۔ اور مکہ والوں کو پتہ بھی نہ لگتا۔ مگر ان لوگوں نے آپ کے اس ناممکن سوال کے جواب میں کہا اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر کہا کہ اگر تو کہے تو مان لیں گے۔ کیونکہ ہم نے کبھی تجھ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ اور تو ہمیشہ دیانتدار رہا ہے۔ تو ہمیشہ سچ بولتا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اچھا میں کہتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور شرک بری چیز ہے۔ اگر تم شرک نہ چھوڑو گے۔ تو تم کو عذاب آئے گا۔ اس بات نے ان پر اثر نہ کیا۔ پس ان لوگوں کے دلوں کو گھائل کرنے والی قرآن کی آیتیں نہ تھیں بلکہ آپ کی زندگی تھی جو آپ نے قبل دعوی ان لوگوں میں گزاری۔

قریش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نہیں کہہ سکتے تھے

جب آپ نے دعوے کیا۔ تو چونکہ مکہ عرب کے لوگوں کا مرکز تھا۔ اس لئے وہاں کے چند سربرآوردہ لوگوں نے جمع ہو کر تجویز کی۔ کہ باہر سے لوگ آئیں گے۔ اگر ہم ان کو آپ کے متعلق مختلف باتیں بتائیں گے۔ تو وہ ہماری رائے کو غلط سمجھیں گے چاہیئے کہ مل کر ایک فیصلہ کر لیں۔ اور وہی جواب دیا کریں۔ ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا۔ ہم کہہ دیا کریں گے۔ کہ وہ جھوٹا ہے۔ اسی وقت دوسروں نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم نے اس کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اور ہم اس کو صادق اور امین کے طور پر ہی پیش کیا کرتے تھے اب اس کو جھوٹا کیسے کہیں گے۔ وہ لوگ تو ہمیں ملزم کہیں گے۔ یہ چیز تھی۔ جو اہل مکہ کو بند کئے ہوئے تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق

اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہی حال ہے بہت لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھے ہوئے نہیں۔ مگر آپ کے اخلاق اور خوبیوں کا ان پر یہ اثر ہے کہ جو بوڑھے ہیں وہ خود بتاتے ہیں۔ اور جو جوان ہیں۔ وہ اپنے باپ دادے کی روائتیں سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب تو بچپن ہی سے ولی اللہ تھے اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ آپ کو الہام ہوتے تھے۔ اور وہ اس کے قائل ہیں بلکہ وہ آپ کے سلوک کو دیکھتے تھے۔ کہ آپ کے بڑوں کا جو طور و طریق تھا۔ اس کے خلاف آپ کا طریق اسلامی طریق تھا۔ وہ لوگ یہ نہیں کہیں گے۔ کہ آپ نمازیں پڑھتے تھے۔ وہ دیکھتے تھے۔ کہ آپ لوگوں کی ہمدردی کرتے تھے۔ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ دوسروں سے نرمی اور مروت اور سلوک سے پیش آتے تھے کیا وجہ تھی۔ کہ آپ نے بارہا لکھا۔ کہ کوئی کھڑا ہو اور میرے ابتدائی حالات کے متعلق کوئی بُری بات کہے۔ گو یہاں ہر قسم کے لوگ تھے مگر کسی نے آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ یہ آپ کے اخلاق ہی تھے۔ کہ لوگ ان کے سامنے کوئی عیب نہیں لگا سکتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے اسلام کی روحانی اور اخلاقی وغیرہ وہ خدمت کی ہے۔ جو تیرہ سو برس میں کسی نے نہیں کی۔

ایک بوڑھا سکھ اور حضرت مسیح موعودؑ

یہاں ایک قریب کا لبوال گاؤں ہے وہاں کا ایک بوڑھا سکھ جب ملنے آتا ہے تو آنسو اس کی آنکھوں سے نکل آتے ہیں اور کہتا ہے کہ مرزا صاحب ہم سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک قبروں کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا شرک ہے اور گناہ ہے۔ لیکن وہ ایک دفعہ حضرت صاحب کی قبر پر گیا۔ اور وہاں سجدہ کرنے لگا ایک احمدی وہاں موجود تھا۔ اس نے روک دیا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اور دور ہی سے چیخ مار کر رو پڑا۔ اور کہا مجھ پر احمدیوں نے ظلم کیا ہے میں نے سمجھا کہ کسی احمدی نے کسی معاملہ میں اس پر کچھ زیادتی کی ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ مجھے سجدہ نہ کرنے دیا۔ تمہارے مذہب میں بُرا ہو۔ لیکن میں تو اپنے طریق پر اظہار محبت کرنے لگا تھا۔ میں نے اس کو نرمی سے سمجھایا کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔ اور یہ اچھی بات نہیں۔ لیکن وہ روتا رہا تھا (باقی صفحہ ۱۱ پر)

حالاتِ زندگی حضرت شیخ محمد حیات صاحب وہرہ چنیوٹی

از شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش قادیان

حضرت شیخ محمد حیات صاحب وہرہ چنیوٹی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عاشق صادق اور پُر جوش تقویٰ شعار احمدی تھے۔ جب میں پہلی دفعہ غالباً ۱۹۱۷ء میں دارالامان آیا مہمان خانہ میں اُترا سب سے پہلے حضرت مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی رضی اللہ تعالےٰ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں میں نے عرض کی کہ حضرت میں چنیوٹ سے آیا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ چنیوٹ کے ایک صاحب شیخ محمد حیات صاحب تھے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اکثر دارالامان تشریف لایا کرتے تھے۔ نیز احمدیت کے ساتھ بہت اخلاص رکھتے تھے۔ نہایت سادہ طبع خوش مزاج نوجوان تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضرت وہ میرے رشتہ میں ماموں تھے۔ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ مولوی صاحب اپنے اخلاص اور محبت کی وجہ سے چشم پُر آب ہو گئے۔ مجھ سے دو بار معانقہ اور معانقہ کیا۔ بہت دیر تک اُن پر رقت طاری رہی۔ جب طبیعت کچھ سنبھلی تو فرمانے لگے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ لیٹے ہوئے تھے۔ حضور کے جان نثار خادم و غلام شمع عشق کے پروانے حضور اقدس کے پاؤں دبا رہے تھے۔ کسی صاحب نے حضور اقدسؑ سے فتویٰ دریافت کیا کہ حضور سفر میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ سفر میں (فرضی) روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مسافر کو بہ حالت سفر (فرضی) روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اس پر مکرم شیخ محمد حیات صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میں ریلوے گارڈ ہوں ہمیشہ سفر میں رہتا ہوں میرے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ مجھے روزہ رکھنا چاہیئے یا نہ۔ مکرم شیخ صاحب کی یہ بات سنکر حضور نے تبسم فرمایا بہت دیر تک حضور تبسم کی حالت میں رہے۔ حضور نے جواب میں فرمایا۔ کہ ہمارے شیخ صاحب نہایت سادہ طبع اور نیک فطرت واقع ہوئے ہیں۔ جب ایک شخص اپنی روزی کمانے کی غرض سے اپنا شہر چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جاتا ہے تو وہ مسافر نہیں کہلاتا . . . . . .

اس استفسار پر مجلس میں بہت دیر . . . .

مجھے میری مکرمہ نانی صاحبہ نے بتایا کہ مکرم شیخ صاحب قرآن شریف کے عاشق تھے بڑی رات تک قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آپ نہایت کم گو تھے۔ ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتے تھے طبیعت میں سنجیدگی اور متانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نہایت نیک سیرت اور نیک صورت نوجوان تھے۔ مجھے ایک دفعہ مکرمہ والدہ صاحبہ نے بتایا کہ میری بڑی ہمشیرہ جن کی عمر اس وقت کم و بیش دس بارہ سال کی ہوگی دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ بچی مجھے دے دو تو میں اس کو قادیان سے قرآن شریف پڑھا کر لاؤں کیونکہ قرآن شریف حضرت صاحب پر نئے سرے سے نازل ہوا ہے۔ آپ نے قرآن شریف کو اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ مکرم شیخ صاحب نے چند مثالیں دے کر سمجھایا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم خدا کے سچے نبی تھے۔ مگر یہ نیک بخت مولوی کہتے ہیں کہ نہیں حضرت ابراہیمؑ نے تین جھوٹ بھی بولے تھے (نعوذ باللہ) حضرت یوسفؑ نبی کے متعلق بتایا کہ آپ خدا کے پاک اور معصوم نبی تھے۔ مگر یہ نیک بخت کہتے ہیں کہ نہیں۔ جب حضرت یوسف کو ایک عورت سے جس کا نام کتابوں میں زلیخا لکھا ہے پالا پڑا تو اس وقت وہ پھسل گئے۔ اور برائی پر آمادہ ہو گئے تھے۔ مگر خدا نے بچایا۔ حالانکہ قرآن شریف میں اس کے برعکس لکھا ہے۔ مگر یہ نیک زنہ مولویوں کا کہنا ہے کہ سوائے اس واقعہ کے باقی حالات میں حضرت یوسفؑ پاک تھے ایک مثال آپ نے قرآن شریف سے یہ بھی دی کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خداوند کریم ہے۔ مگر یہ مولوی کہتے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں کچھ پرندے حضرت عیسےٰؑ نے بھی پیدا کئے تھے۔ جو خداوند کریم کے پیدا کردہ پرندوں سے مل گئے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں کہ خدا ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ جو کچھ حضرت عیسےٰؑ نے پیدا کیا اس کے علاوہ چیزوں کا خدا کو خالق کہہ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قرآن شریف کے صریح خلاف ہے۔ قرآن شریف میں تو لکھا ہے اللہ خالق کل شیءٍ۔ مجھے مکرم شیخ صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب نے بتایا کہ جب ہم نے سندھ میں چمڑے کی دکان بنائی۔ تو شیخ صاحب ہمیشہ ہم کو تقوےٰ کے ساتھ کام کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شیخ صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ ۱۲-۱۱-۱۹۱۸ء میں فوت ہوئے۔ آپ کے دو چھوٹے بھائی تھے۔ ایک سیٹھ عبدالرحیم صاحب جو کچھ عرصہ ہوا وفات پا گئے ہیں۔ ان سے چھوٹے مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب جو خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہیں۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ اولاد نرینہ عطا فرمادے۔ (آمین)

آخر میں مولا کریم کے حضور دعا ہے۔ کہ مولا کریم حضرت شیخ صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ بخشے۔ آمین۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرۃ النبیؐ کے جلسے کئے گئے۔ ربوہ کے متعلق میں روزنامہ "الفضل" لاہور رقمطراز ہے۔ ۱۴ر جولائی کو ربوہ میں ۲½ گھنٹے تک ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف واقعات پر آٹھ مقررین نے تقریریں کیں اور آنحضرتؐ کی شان میں چار نظمیں پڑھی گئیں۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے صدارتی تقریر کی جس میں بتایا کہ مستشرقین یورپ کا یہ اعتراض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض عیش کے لئے شادیاں کی تھیں واقعات کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

ولادت

برادرم مولوی عنایت اللہ صاحب گجراتی انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو سات سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ حضور نے اس کا نام سراج دین رکھا ہے احباب عزیز کے طول عمر اور بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد ٹھیکیدار قادیان

ریویو

مغربی افریقہ سے ایک اور اسلامی اخبار کا اجراء

تین سال سے مغربی افریقہ کے ایک مشہور شہر لیگوس (نائیجیریا) سے انگریزی میں ہفت روزہ اخبار بنام TRUTH شائع ہو رہا ہے۔ یہ خبر خوشی سے سُنی جائے گی۔ کہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی کی ادارت میں یکم رمضان کو سیرالیون کے مرکز فری ٹاؤن سے ایک اور انگریزی ہفت روزہ اخبار "البشریٰ" کا اجراء ہوا ہے۔ اس کا دو ورقہ پہلا الشوع موصول ہوا ہے۔ کاغذ عمدہ۔ طباعت بہت دیدہ زیب اور مضامین کی ترتیب دل خوشکن۔ اس میں سورہ اخلاص اور ایک حدیث شریف کا ترجمہ اور ربوہ۔ قادیان اور بیرونی بعض مشنوں کی اخبار درج کی گئی ہیں۔ اور روزہ کے متعلق ایک مضمون اور عربی سیکھنے کے لئے ایک سبق روزمرہ استعمال میں آنے والے الفاظ پر مشتمل مع ترجمہ دیا گیا ہے۔ اداریہ میں زیرِ عنوان بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا بتایا گیا ہے کہ اخبار کے اجراء کا مقصد وحید خدمت بنی نوع انسان ہے۔ اور اس کی خدمات اسلام اور امن عالم کے لئے وقف رہینگی۔ اور اسمیں مذہبی۔ سوشل اور اقتصادی سوالات کا حل دیا کریں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا اجراء اس علاقہ کو نورِ اسلام سے منور کرنے کا باعث بنے۔ اور جلد وہ دن آئے کہ یہ اخبار ہفت روزہ سے روزنامہ بن جائے۔ احباب اسکے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس علاقہ اور دیگر تمام ممالک کے مبلغین کی کامیابی کے لئے دعاؤں سے امداد دیں۔

اعلانِ نکاح

۲۵ر جون کو محمودہ خاتون صاحبہ بنت مولوی سید مرید احمد صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم سید غلام ہادی سلمہٗ ابن برادرم مولوی سید معصوم علی صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ نو صد روپیہ مہر مکرم سید محمد احمد صاحب امیر صوبائی اڑیسہ نے پڑھا۔ اللھم اجعل بینھما مودۃ و رحمۃ حسنۃ آمین۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ اپنے باپ کی ایک ہی یادگار ہے۔ مرحوم نہایت ہی نیک اور صالح نوجوان تھے خاکسار سید بدر عالم بی اے سیکرٹری امور عامہ کلکتہ

شذرات

پنڈت نہرو جی کا مشورہ

پنڈت نہرو جی نے گذشتہ دنوں بھوپال میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری دلی خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت نیک ہمسایوں کی حیثیت سے رہیں۔ لیکن افسوس کہ دونوں طرف کے بعض لوگ ایسی زریں نصیحت کو پر کاہ وقعت نہیں دیتے اور شرانگیزی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ پنڈت جی کا یہ قول دونوں ممالک کی بہتری کا حامل ہے۔ خیر سگالی کے جذبہ کے ساتھ ہی ہمسایہ ممالک امن و سکون سے رہ سکتے ہیں۔ اور عوام میں یہی جذبہ پیدا کرنا ہمارا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ افسوس کہ اس کے برخلاف گذشتہ دنوں پرجا سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے مشرقی پاکستان کو مشورہ دیا کہ وہ مرکزی حکومت کی مزاحمت کریں (بحوالہ پرتاپ ۲۶ ؍ ۵ ؍ ۶۲) اسی طرح پرتاپ نے اس اشاعت میں سے گورنر سکندر مرزا کی طرف یہ بات منسوب کی کہ انہوں نے انسپکٹر جنرل کو کہا کہ کوئی بنگالی کتا بھونکنے نہ پائے۔ اور اگر کوئی بھونکتا ہے تو اسے گولی سے اڑا دو۔ ایسے شوشے از خود پیش کرنے اور ایسی باتیں لکھنے کی وجہ سے پاکستان کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ فتنہ سازی بھارت کی طرف سے ہوتی ہے۔ افسوس کہ بھارت کے ایسے سمجھدار لوگ بھارت کے نادان دوست ثابت ہو رہے ہیں دونوں ممالک کے سرکردہ اصحاب کو ایک دوسرے کے متعلق نیک تمناؤں کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور اندرونی معاملات کے متعلق اظہار خیالات سے کنارہ کشی بہت ممد ہو سکتی ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ جو کوئی ایسی بات کہے اسے فوراً پاکستانی گردانا جاتا ہے۔ چنانچہ بھارت کے ایک مسلم اخبار نے پاکستان کے خلاف بے تکی باتیں اڑانے سے منع کیا اور بتایا کہ ایسی خبریں غلط نکلتی ہیں اور دونوں ممالک کے تعلقات بھی ان سے کشیدہ ہوتے ہیں۔ اس پر پرتاپ نے ۲۷ مئی کے پرچہ میں تحریر کیا کہ ایسا لکھنا پاکستان کے غم میں گھلنا ہے۔ اور چونکہ پاکستان کے اخبارات بھی ایسا لکھا کرتے ہیں اس لئے ہم بھی یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور پاکستان میں جو گڑبڑ ہوتی ہے۔ وہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ پرتاپ کے اس اقرار سے معلوم ہوا کہ ان کی اکثر خبریں اسی جذبہ کی حامل ہوتی ہیں۔ اور یہ جذبہ یقیناً نہ صرف پنڈت جی بلکہ ہر بہی خواہ بھارت کے لئے تکلیف دہ ہے۔

نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے

تو سو چوہے کھا کر . . . .

مودودی ہفت روزہ "دعوت" دہلی میں عبدالوہاب صاحب تسلیم تیموری اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں:-

"مسلمانوں کی ترقی کے لئے "خاکے" بنانے اور پروگراموں کو تاشنے کی خواہش بظاہر بڑی معصوم سی دکھائی دیتی ہے۔ مگر دراصل یہ ایک ایسی فاش غلطی پر مبنی معلوم ہوتی ہے جس کے سالہاسال سے خدائی قانون سے آزاد ہو کر انسان کے مسائل حیات وغیرہ پر سوچنے والے دماغ مرتکب ہیں۔ . . . . مسلمانوں کی ترقی کے لئے "خاکے" بنانے "نئی آواز" لگانے یا "نئے نعرے" بلند کرکے کوئی نئی جماعت بنانے کی بجائے مسلمانوں کو براہ راست کتاب و سنت کی دعوت دیں" پھر لکھتے ہیں:-

"ایک صدی سے مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کے لئے جتنی تحریکیں بھی خدائی قانون سے آزاد ہو کر اٹھیں اور چلیں ان کے نتائج دیکھنے والے آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا تاریخ کا یہ ایک تلخ تجربہ ہے کہ انسانی وضع کردہ کے تراشیدہ خاکوں پر کام کرنے والی جماعتیں اگر اپنے مقصد میں کچھ کامیاب بھی ہوئیں تو ناقابل بیان "قیمت" ادا کرنے کے بعد ہوئیں" (۲۷ ؍ ۵ ؍ ۶۲ صفحہ ۱)

کسی جماعت کو اختلاف کی بناء پر تختہ مشق کرانا کیا یہی خدائی قانون کی پابندی ہے۔ اور اس کا ڈھونگ رچانا کیا "نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی" کا مصداق نہیں؟

پردہ - اور - وزیر داخلہ

ہمیں افسوس ہے کہ ایک طرف بھارت میں سیکولر حکومت ہے۔ دوسری طرف کبھی صدر جمہوریت سومناتھ مندر کی بنیاد رکھنے جاتے ہیں کبھی ملنجر کا ور ہ کے موقعہ پر پبلک میں پنڈت کے سامنے جیٹھ کر جا جا کرکے درخت لگاتے ہیں۔ چند دن ہوئے مشانی دیہاتوں کی تعلیم کے تعلق میں وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے دہلی کے قریب ایک گاؤں میں عورتوں کو کہا۔ کہیں گیا رہ سال سے دل کا طالب ہوں۔ تم مجھ سے منہ لپیا چھپاتی ہو میرے خیال میں جب بیلیاں اور بہو بیٹیاں کیسا ں ہوتی ہیں تو شادی شدہ عورتیں اس قدر پردہ کیوں کرتی ہیں۔ اس پر عورتوں نے پردہ

اشاعت۔

ہمیں افسوس ہے کہ کیا بے پردگی سیکولر حکومت کا ایک لازمی جزو ہے۔ وہ مسلمان بھارت واسیوں کو ایسی بات کی تلقین کر سکتے ہیں مگر مثالی دیہات میں مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی؟ مزید برآں اس بے پردگی سے جو اخلاقی سامان طوفان مغرب میں برپا ہو چکا ہے۔ اس کا ذکر سوامی گیانا نند پرچار کے آریہ کی زبانی سنئے:-

جالندھر آریہ ویدک کالج جالندھر میں لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم بند نہ کرنے پر ستیہ گرہ کی دھمکی دی جا چکی ہے۔ سوامی جی "آریہ" دیر مجالندھر میں مخلوط تعلیم کے خطرناک نتائج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ کہ سپریم کورٹ نیویارک کے چیف جج لنڈسے نے ایک کتاب میں اس کے خطرناک نتائج کا ذکر کیا ہے۔ جس سے دل دہل جاتا ہے ایسی تعلیم نے نوجوان طبقہ کے اخلاق کا دیوالہ نکال دیا ہے۔ اور جنسی امراض کا شکار بنا دیا ہے۔

سوامی جی لکھتے ہیں کہ ہٹلر نے بھی مخلوط تعلیم کے خلاف قدم اٹھایا تھا۔ اور انگلستان میں بھی کئی کتب اس کے خلاف لکھی جا چکی ہیں۔ کئی اخبارات و سوسائٹیاں اس کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ شاہ جاپان کی بھتیجی نے جب سے امریکہ کی مخلوط تعلیم کے مدارس اور کالج دیکھے ہیں۔ جاپان میں اسے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ ایسی تعلیم کے نتائج ہیں کہ ۲۵ سے ۴۳ فی صدی شادیاں ناکام ہو چکی ہیں (۲۸ ؍ ۲۱ ص ۱۵)

عیسائیوں کے متعلق پراپیگنڈہ

(۱) اکھل بھارتیہ ہندو سبھا کے صدر ڈاکٹر این سی چیٹرجی (ممبر پارلیمنٹ) نے کہا کہ "خاندکود کو چین میں ہندوؤں کو عیسائی اور حیدرآباد میں انہیں مسلمان بنایا جا رہا ہے . . . . پہلا قدم عیسائی مشنریوں کے خلاف اٹھے گا" (پرتاپ ۲ ؍ ۶ ؍ ۲۱)

گویا کہ دوسرا قدم مسلمانوں وغیرہ کے خلاف ہوگا۔ کیا ان کے بھی بیرونی چالاک ہندوستان میں سرگرم عمل ہیں؟

(۲) جالندھر ۳۱ مئی۔ سر یگن کالج کی پروفیسر جین نے بتایا کہ فلاں ایک چھوٹے سے گاؤں میں جس کی صرف ۱/۶ آبادی عیسائی ہے۔ تین گرجے ہونا اس کا واضح مطلب ہے کہ عیسائیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پنجاب سرکار ان تخریبی سرگرمیوں کے خلاف فوری کارروائی کرے؟

(پرتاپ ۱۴ ؍ ۶ ؍ ۶۲)

کیا آئین ہند نے عبادت گاہوں کی تعداد پر بھی پابندی عائد کی ہے؟

(۳) جنرل سیکرٹری بھارتیہ ہندو شدھی سبھا لکھتے ہیں:-

بہار کے ایک مشن ہسپتال میں ایک مریض کو ہندو طریق پر عبادت کی اجازت نہیں دی گئی اور حکومت نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ صرف ضلع رانچی میں عیسائی مشن سالانہ ایک کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں" (پرتاپ ۲۹ ؍ ۵ ؍ ۶۲)

جب ہریجن کسی مندر میں ہندو طریق پر پوجا عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ تو عدالت تک بھی حکم امتناعی جاری کر دیتی ہے تو کیا ایسے لوگ اپنی آنکھوں کا شہتیر نہیں دیکھ پاتے؟ نیز مذہبی پرچار کے لئے اخراجات کی اتنی مقدار کس قانون کی زد میں آتی ہے؟ یہ حقائق ظاہر کرتے ہیں۔ کہ محض غیر مذہب ہونے کی وجہ سے عیسائیوں وغیرہ کے پرچار کو ان کے مقصد کے بغیر بند کرنے کے لئے اودھم مچایا جا رہا ہے اور یہ افسوسناک امر ہے۔ خود شدھی سبھا قائم کی ہے۔ اسی طرح آل انڈیا ہندو دھرم سبھا نے بھی شدھی کا پروگرام بنایا ہے۔ کیا پرچار صرف ہندوؤں کے لئے جائز ہے؟ اس متعصبانہ اور جارحانہ پروپیگنڈا کی پوری طرح روک تھام کرنا حکومت کا فرض ہے۔

فانی دنیا کا پانی

کوہ کشمیر کے تقدس کے بیان میں پرتاپ نے بان گنگا کے تالاب کے متعلق لکھا ہے:-

"چونکہ بھیشم پتامہ اس جہان فانی کا پانی پینا نہ چاہتے تھے اس لئے دھنش دھاری ارجن نے اپنے تیر سے دھرتی کی چھاتی میں شگاف کیا جس میں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ بھیشم پتامہ نے یہ پوتر پانی پیا" (۲۹ ؍ ۵ ؍ ۶۲)

گویا کہ یہ دھرتی میں سے نکلا ہوا "پوتر پانی" اس "جہان فانی" کا حصہ نہیں۔ معلوم نہیں ایسے قصے کیونکر روحانی اضافہ کا موجب بنتے ہیں؟

خریداران بدر

خریداری کے متعلق صرف مینیجر بدر سے خط و کتابت کریں۔ ایڈیٹر کا خریداری ترسیل وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مینیجر

اخبار عالم احمدیت

اخبار ربوہ - دو صحابہ کی وفات - رپورٹ ہائے مشن غیر ممالک

اخبار ربوہ (۱) عنقریب جامعۃ المبشرین کی پختہ عمارت شروع ہو رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کراچی جانے سے پیشتر اس ادارہ کی بنیادی اینٹوں پر دعا فرمادی تھی (۲) ۷ ر جون تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں پہلے تلاوت اور تقاریر کا طلبہ کا مقابلہ ہوا۔ پھر انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے سالانہ رپورٹ سنائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے مختصر خطاب فرمایا۔ آخر صدر جلسہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مختصر تقریر فرمائی اور مدرسہ کے شاندار نتیجہ پر خوشی کا اظہار کیا۔

دو صحابہ کی وفات (۱) حضرت مرزا افضل علی صاحب پشاوری جو قدیم صحابی تھے۔ اور احمدیت سے قبل شیعہ تھے۔ ۱۸ ر جون کو بعمر قریباً ۸۶ برس وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صاحب کشف والہام اور نہایت متقی اور صاحب علم تھے۔ قدیم سے آپ کا خاندان پشاور میں مقیم تھا۔

(۲) ربوہ ۲۶/۵/۵۸ کو حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم پٹیالوی کی اہلیہ محترمہ راستانی رحمت النساء صاحبہ وفات پا گئیں اور بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں دفن ہوئیں۔ آپ کی ساری اولاد خدمات دینیہ میں مصروف ہے۔ مولوی عبد القادر صاحب ضیغم فاضل امریکہ میں مبلغ ہیں اور مولوی عطاء الرحمن صاحب فاضل جامعہ نصرت ربوہ میں پروفیسر ہیں۔ اور آپ کی صاحبزادی اپنے خاوند مولوی بشیر الدین صاحب مبلغ کے ہمراہ ماریشس میں ہیں۔

احباب ہر دو مرحومین کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

مشن بورنیو مکرم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب جیسلٹن (بورنیو) سے تحریر کرتے ہیں کہ اس دفعہ ہماری عید کی پارٹی بڑی کامیاب رہی۔ الحمد للہ۔ اس میں ہر مذہب کے لوگ اور ہر قوم کے لوگ آئے۔ ڈاکٹر۔ تاجر۔ کلارک یعنی ملائی۔ ہندوستانی۔ سیلونی۔ انگریز۔ جرمن سکھ۔ ہندو۔ بدھ۔ عیسائی۔ یہودی پارسی۔ مسلمان سب آئے۔ اور اخباروں میں کافی شہرت ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے غیبی ہاتھ سے ہوا۔ فالحمد للہ۔ اس تقریب کی وجہ سے اب کئی مسلمان زیر اثر آئے ہیں۔

رپورٹ جرمن مشن مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج جرمن مشن نے دار الحکومت "بون" جاکر جرمن حکومت کے صدر ڈاکٹر ہیس کو قرآن مجید کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ گفتگو کے دوران میں اسلامی تعلیمات کو بھی پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ بالخصوص رواداری کی تعلیمات کو ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ امر خاص طور پر دلچسپی کا موجب بنا کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کا مامور سمجھتی ہے۔ اور اسلام تمام مامورین پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ صدر صاحب موصوف نے اس مبارک ہدیہ کو قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ وہ اس کا مطالعہ کریں گے۔

ایک چوٹی کے یہودی عالم فلسطینی کو تبلیغ فلسطین کے ایک مستشرق یہودی پروفیسر کو مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ بلاد عربیہ نے لٹریچر روانہ کیا۔ یہ پروفیسر پولینڈ سے قریباً بیس سال قبل ہجرت کر کے آئے تھے اور اب انگلستان میں حکومت کی طرف سے بھیجے گئے ہیں آپ عربی اور فارسی میں دوسرے درجہ کی اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں۔ چوہدری صاحب کی تحریک پر آپ مسجد لندن بھی گئے جس سے بہت خوشی ہوئے اور لکھا کہ واپسی سے قبل مجھے پھر وہاں جانا میسر ہو سکے گا۔ چوہدری صاحب کی تمنا ہے کہ اس دوست کو اسلام و احمدیت سے محبت ہو جائے تا سلسلہ کا کام لیا جا سکے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کی وصولی کے لئے کوشش کی۔ وفود بنا کر تحریک جدید کے بائیس تئیس ہزار کے مزید وعدے لئے نماز باترجمہ کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ حلقوں کے مراکز میں نمازوں کی باقاعدگی کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور پر حملہ کی اطلاع ملتے ہی تمام حلقوں میں اطلاع پہنچائی گئی۔ اور بیندرہ بیس بکرے ذبح کئے گئے۔ خدام نے بڑی محنت سے جماعت سے دس ہزار کی رقم فراہم کر کے حضور کی خدمت میں علاج کے لئے پیش کی۔

الفضل کے از سر نو اجراء پر المصلح کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ اب قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ اس کی قیمت احباب کی سہولت کے لئے صرف ایک آنہ کر دی گئی ہے کوشش کر رہے ہیں اسے باقاعدہ اخبار کی صورت دے دی جائے۔ تا مارکیٹ میں بھی فروخت ہو سکے۔

مبلغ امریکہ دکن میں چوہدری خلیل احمد صاحب اپنے سسرال میں عزیز و اقارب سے ملاقات کے لئے عید سے ایک روز پہلے حیدرآباد تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ سکندرآباد نے اپنے خوش نصیب بھائی کا شاندار استقبال کیا۔ اُن کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مبارکباد دی۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حضرت عرفانی صاحب اور دیگر احباب جماعت سیٹھ علی محمد صاحب سیٹھ یوسف الدین صاحب وغیرہ موجود تھے۔

اسٹیشن نامپلی حیدرآباد میں بھی جماعت نے من حیث الجماعت شاندار استقبال کیا۔ حضرت امیر جماعت احمدیہ مولوی سید بشارت احمد صاحب اور سلسلہ کے دوسرے بزرگ مولوی محمد حسین صاحب اور دیگر عزیز و اقارب بھی موجود تھے۔ آپ کے گلے میں آپ کے کامیاب مراجعت پر مبارکباد کے ہار ڈالے اور آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کو عید کی نماز احمدیہ جوبلی ہال میں پڑھائی۔ اور اس میں بتایا کہ حقیقی عید کیا ہے اور ہمیں احمدی بننا چاہئے اور اپنے سفر کے مختصر حالات اور جماعت احمدیہ کی عملاً کامیابی اور مشنریز کے لئے اور صلاۃ خیر کے لئے دعا کی تحریک کی اور جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کو عملاً مثالی احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے علاوہ انہوں نے خطبہ نکاح مولوی سراج الحق صاحب مبلغ تیاپور کا نادرہ بیگم بنت میر احمد علی صاحب سے بعوض مہر پانچ سو روپیہ بمکان سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم بتاریخ ۲۹ رشوال ۱۳۷۷ھ بوقت ۷ بجے شام پڑھا۔ جس میں خطبہ نکاح کے بعد مختصراً نکاح کے اغراض ثلاثہ بتائے اور ھن لباس لکم و انتم لباس لھن کی لطیف تفسیر فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔ عزیز و اقارب کے علاوہ جماعت کے مبلغین اور حضرت امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد بھی مدعو تھے۔ حاضرین کی تواضع شربت و پان سے کی گئی۔

جماعت کے معززین میں سے نواب اکبر یار جنگ بہادر اور دیگر احباب نے انہیں چائے وغیرہ پر مدعو کیا۔ بالآخر یہ مبلغ ۵ رشوال ۱۳۷۷ھ بذریعہ ہوائی جہاز بیگم پیٹھ سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ افراد خاندان نیز مستورات اور دیگر معززین نے گلپوشی کے بعد انہیں اچھی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ وہ بھی نظارہ یاد ہے جب وہ پہلی مرتبہ اپنے سسرال میں آئے اور اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور اپنی لڑکی فلکت کو ساتھ لے گئے۔ اور اب تنہا آئے۔ عزیز و اقارب کے قلوب جہاں اپنی بہن کے دیدار کے لئے ترستے تھے وہاں اس امر پر خوش و خرم تھے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی رضا کے لئے قبول کیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا ہر دو کو دین کے لئے مزید قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور راضی ہو۔

مبلغ امریکہ لاہور میں لاہور ۱ ر جون۔ آج رات مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے جناب چوہدری خلیل احمد صاحب انچارج مبلغ امریکہ کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام محترم ڈاکٹر عبد الحق صاحب کے مکان پر کیا گیا۔ جس میں یکصد سے زائد احمدی اور دوسرے معزز احباب شریک ہوئے۔ جن میں اعلیٰ سرکاری افسران۔ پروفیسرز۔ وکلاء اور اخباری نمائندگان شامل تھے۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حاضرین سے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب نے "امریکہ اور اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

درخواست دعا - میری چھوٹی بہن عزیزہ سلیم النساء بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سخت بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ صحت خواہش ہے کہ قبل اپنے [illegible] تا پہنچنے میں جو پریشانی ہے [illegible]

[illegible]

صحابہ کرام کا حضور صلعم سے اخلاص و فدائیت

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کو جو عشق اور تعلق فدائیت تھا اس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے کے لئے ہر وقت اسی طرح تیار رہتے تھے جس طرح پروانہ شمع پر۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہ کرام کی فدائیت کا کیسا ہی پیارا نقشہ اپنے عربی کلام میں کھینچا ہے۔

إنّ الصّحابة كلّهم كذُكاءِ
قد نوّروا وجه الورى بضياءِ
تركوا أقاربهم وحبّ عيالهم
جاؤوا رسول الله كالفقراءِ
ذُبحوا وما خافوا الورى من صدقهم
بل آثروا الرّحمٰن عند بلاءِ
الصّالحون الخاشعون لربّهم
البائتون بذكره وبكاءِ
تبعوا الرّسول برحله وركوبه
ساروا بسُبل حبيبهم كعفاءِ
نهضوا لنصر نبيّنا بوفاءِ
عند الضّلال وفتنةٍ صمّاءِ

(ترجمہ) (۱) یقیناً صحابہ سب کے سب سورج جیسے ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ روشنی سے منور کر دیا۔

(۲) اقارب اور عیال کی محبت کو انہوں نے ترک کر دیا۔ فقیروں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(۳) ذبح ہوئے لیکن انہوں نے صداقت کے اظہار میں کسی سے خوف نہ کھایا بلکہ بلاؤں میں خدا ہی کو اختیار کیا۔

(۴) وہ صالح تھے رب کے آگے جھکنے والے اور اس کی یاد میں رو رو کر راتیں گزارنے والے تھے۔

(۵) سفر اور حضر میں انہوں نے رسول اللہ صلعم کی پیروی کی اپنے دوست کی خاک راہ ہو گئے۔

(۶) کمال گمراہی اور سخت فتنہ کے وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے پوری وفا کے ساتھ متحرک رہے۔

. . . .

مردوں کی فدائیت تو کجا مسلم خواتین کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا بے نظیر اخلاص تھا کہ وہ حضور اکرمؐ کے وجود کو اپنے تمام اقرباء سے زیادہ قیمتی تصور کرتی تھیں۔ جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کرام شام کے قریب مدینہ کو واپس ہوئے۔ چونکہ اس جنگ میں یہ افواہ پھیل چکی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پائی ہے اس لئے مدینہ کی عورتیں عالم گھبراہٹ میں گھروں سے نکل کر راستہ پر کھڑی تھیں کہ اس طرف سے کوئی آتا دکھائی دے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کریں ایک انصاری عورت نے ایک شخص سے جو اسے اُحد سے واپس آتا ہوا دکھائی دیا۔ حضور اکرمؐ کے متعلق دریافت کیا اس صحابی کا دل چونکہ مطمئن تھا اور جانتا تھا کہ حضور اکرمؐ صحیح و سالم ہیں اس نے اس عورت کے سوال کا تو کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن یہ کہا کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا۔ لیکن جس طرح اس مرد نے آنحضرت صلعم کے متعلق کوئی تشویش نہ ہونے کی وجہ سے اس عورت کے سوال کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اسی طرح اس عورت نے اپنی بے تابی کے باعث اس خبر کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے پھر حضور علیہ السلام کے متعلق پوچھا مگر صحابی نے پھر بھی اس عورت کے سوال کا جواب نہ دیا بلکہ کہا کہ تمہارا بھائی شہید ہو چکا ہے مگر اس کے نزدیک یہ خبر بھی چنداں اہمیت نہ رکھتی تھی۔ اس کی نظر میں بھائی بہن باپ سب اس وقت ہیچ نظر آ رہے تھے۔ اور ایک ہی خیال تھا کہ اس محبوب حقیقی کی حالت سے آگاہ ہو اسی لئے اس نے اس خبر کو بھی نہایت بے التفاتی سے سنا اور نہایت بے تابی کے ساتھ پھر وہی سوال دوہرایا۔ لیکن اب بھی اس صحابی کو اس بے چاری کے جذبات کا احساس نہ ہو سکا۔ اور بجائے اس کے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر سنا کر اس کے دل کو راحت پہونچاتا اسے اس کے خاوند کی شہادت کی اندوہناک خبر سنائی۔ مگر اس خبر نے بھی جو اس کے ذہن اس کو جلا کر خاکستر کر دینے کے لئے کافی تھی اس شمع نبوت کے پروانہ پر کوئی اثر نہ کیا اور اس کے خاوند کی شہادت نے اس کی توجہ کو نہ ہٹایا۔ اس نے پھر نہایت بے تابی کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خیریت دریافت کی اور بے چین ہو کر بولی کہ مجھے ان خبروں کی ضرورت نہیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کون مرتا یا جیتا ہے۔ مجھے تو صرف یہ بتاؤ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے آخر جب اس کے پاس اس کے متعلقین کے متعلق کوئی خبر نہ رہی۔ تو اس نے بتایا کہ آنحضرت صلعم بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور صحیح و سالم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ جواب سن کر اس کی جان میں جان آئی حالانکہ ایک لمحہ پہلے وہ اپنے تمام خاندان کی تباہی کی خبر سن چکی تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام کی سلامتی کی خبر نے تمام صدمات کو اس کے دل سے محو کر دیا۔ اور ایک ایسی راحت اور تسکین کی لہر اس کے رگ و ریشہ میں دوڑ گئی کہ بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا كلّ مصيبة بعدك جلل یعنی اگر آپ زندہ ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں (سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۳۲۸)

صحابہ کرام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کا اندازہ ایک اور واقعہ سے کریں۔ غزوہ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ تو حضرت مالک بن سنان نے بڑھ کر خون کو چوسا اور ادب کے خیال سے چوسے ہوئے خون کو زمین پر پھینکنا گوارا نہ کیا۔ بلکہ اُسے پی گئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس کے خون کی میرے خون سے آمیزش ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔ اس کے بعد حضرت مالک نے نہایت بہادری کے ساتھ لڑ کر شہادت حاصل کی (سیرۃ الانصار حصہ اول صفحہ ۱۸۱)

حضرت ابو طلحہؓ نے بیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ جنگ اُحد میں جب بعض مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے کفار نے دوبارہ حملہ کیا۔ تو آنحضرت صلعم کے گرد و پیش بہت تھوڑے آدمی رہ گئے تھے۔ اور حضرت ابو طلحہؓ نے اس وقت نہایت جان نثاری کا ثبوت پیش کیا۔ اور اپنی جان پر کھیل کر حضورؐ کی حفاظت کرتے رہے۔ دشمن کی طرف سے جو تیر آتا تھا اُسے اپنے ایک ہاتھ پر روکتے تھے۔ اور جب تیر آ کر لگتا تو ہاتھ کو ادھر ادھر جنبش دینا تو درکنار منہ سے بھی اُف تک نہ کرتے تھے مبادا حرکت پیدا ہو اور ہاتھ سامنے سے ہٹ جائے۔ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند پہنچ جائے۔ آپ نے اسی ایک ہاتھ پر اس قدر تیر کھائے کہ وہ بالکل شل ہو گیا (سیرۃ الانصار جلد اول صفحہ ۱۸۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے ارادے سے مکہ سے نکلے اور غار ثور میں پناہ گزین ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ نے اس غار کے تمام سوراخ نہایت احتیاط سے بند کر دیئے تھے تاہم ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرما رہے تھے۔ کہ اتفاقاً اس سوراخ میں سے ایک زہریلے سانپ نے سر نکالا حضرت ابو بکرؓ نے اپنے محبوب آقا کے آرام میں معمولی خلل کو بھی گوارا نہ کرتے ہوئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر خوشی اور مسرت کے جذبات سے اس سوراخ پر پاؤں رکھ دیا۔ جس پر سانپ نے کاٹ لیا۔ زہر اثر کرنے لگا مگر آپ نے پھر بھی حضور کے آرام کا اس قدر خیال رکھا کہ اُف تک نہ کی۔ اور معمول سے معمولی حرکت بھی آپ سے سرزد نہ ہوئی۔ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے۔ لیکن درد کی شدت بے قرار کر رہی تھی۔ اس لئے آنکھوں سے آنسو گر گئے۔ جن کا ایک قطرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر گرا اور آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اور دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ سانپ نے ڈس لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن اس مقام پر لگا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زہر دور ہو گیا۔ (زرقانی جلد اول صفحہ ۳۴۶)

حضرت ام عمارہؓ ایک صحابیہ تھیں غزوہ اُحد میں جب ایک ایکا ایکی حملہ کی وجہ سے بڑے بڑے بہادران اسلام کے پاؤں تھوڑے سے وقت کے لئے اکھڑ گئے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی حفاظت کے لئے پہنچ گئیں۔ کفار آپ کو گزند پہنچانے کے لئے نہایت بے جگری کے ساتھ حملہ کر رہے تھے۔ ادھر حضورؐ کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں پر کھیل رہے تھے۔ ایسے نازک اور خطرناک موقعہ پر حضرت ام عمارہؓ حضورؐ کے لئے سپر تھیں۔ کفار جب آنحضرتؐ پر حملہ کرتے تو وہ تیر اور تلوار کے ساتھ ان کو روکتی تھیں آنحضرت صلعم نے خود فرمایا۔ کہ میں غزوہ اُحد میں ام عمارہؓ کو برابر اپنے دائیں بائیں لڑتا دیکھتا تھا۔ ابن قمیئہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عین قریب پہونچ گیا تو اسی خاتون نے اسے روکا۔ اس کمبخت نے تلوار کا ایسا وار کیا کہ اس جانباز خاتون کا کندھا زخمی ہوا۔ اور اس قدر گہرا زخم آیا کہ غار پڑ گیا۔ مگر کیا مجال کہ قدم پیچھے ہٹا ہو بلکہ آگے بڑھ کر اس پر خود تلوار سے وار کیا اور ایسے جوش سے وار کیا کہ اگر وہ دوسری زرہ نہ پہنے ہوئے ہوتا تو قتل ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ کا اخلاص دیکھ کر وہ عیسائی مورخین بھی جو مسلمانوں اور ان کے مذہب پر خواہ مخواہ اعتراض پیدا کرتے رہتے ہیں اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے کہ:- (باقی صفحہ ۱۱ پر)

مسئلہ ارتداد کو جس انداز سے بعض علماء بیان کرتے ہیں وہ آزادانہ فکر و نظر کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے،

قرآن مجید تو فکر و تدبّر پر زور دیتا اور جبر و اکراہ کی ممانعت کرتا ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا چوتھا باب

شبیر احمد عثمانی کا رسالہ

اس رپورٹ کے ایک ابتدائی حصے میں ہم ایک رسالہ "الشہاب" کی ضبطی کا ذکر کر آئے ہیں۔ یہ رسالہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی تصنیف تھا۔ جو بعد میں شیخ الاسلام پاکستان بنے۔ اس رسالہ میں مولانا نے قرآن و سنت و اجماع اور قیاس سے بتایا ہے۔ کہ اسلام میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ دینی مسئلہ بیان کرنے کے بعد مولانا نے اس رسالہ میں امر واقع درج کیا ہے۔ کہ خلیفہ صدیق اکبرؓ اور بعد کے خلفاء کے ادوار میں بلاد عرب کے وسیع خطے مرتدوں کے خون سے بارہا سُرخ ہوئے اس مسئلہ کی صحت و عدم صحت کے بارے میں کسی رائے کے اظہار کے لئے ہم سے نہیں کہا گیا لیکن چونکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ حکومت پنجاب کو یہ رسالہ ضبط کرنے کی تجویز وزیر داخلہ نے بھیجی تھی اس لئے ہم نے اپنے آپ سے حکومت کے ایسے اقدام کے متعلق استفسار کیا جو اس مسئلہ کی مذمت پر مشتمل تھی۔ جسے مولانا نے مبینہ طور پر قرآن و سنت سے مستنبط کیا تھا۔ ارتداد کے لئے سزائے موت مقرر کرنے کے مضمرات بہت دور رس نوعیت کے ہیں۔ اور اسلام پر ایک ٹھپہ لگا دیتے ہیں۔ کہ جس سے ظاہر ہو کہ یہ جنونیوں کا مذہب ہے۔ جس میں آزادانہ فکر و نظر لائق تعزیر ہے۔ قرآن بار بار فکر و تدبّر پر زور دیتا۔ رواداری کا سبق سکھاتا اور دین میں جبر و اکراہ کی مخالفت کرتا ہے۔ لیکن مسئلہ ارتداد کا بیان جس انداز سے اس رسالہ میں ہوا ہے۔ وہ آزادانہ فکر و نظر کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کی اولاد ہونے یا مسلمان بن جانے کے بعد یہ خیال کرنے کی کوشش کرے کہ وہ اپنے طور پر سوچ کر کوئی اور مذہبی نظریہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے لئے سزا موت ہے۔ اس مفہوم میں تو اسلام کامل ذہنی فالج کا مجسمہ ہو جاتا ہے۔ رسالہ میں کہا گیا ہے۔ کہ بلاد عرب کے وسیع و عریض خطوں پر بارہا انسانی خون کے چھینٹے گرے۔ یہ بات اگر حقیقت ہے۔ تو اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اسلام جب اپنی شان و شوکت کے اوج پر تھا۔ اور بلاد عرب پر اس کا مکمل تسلط قائم تھا۔ ان ایام میں بھی اس ملک میں ایسے لوگوں کی کثیر تعداد تھی۔ جو اس نظام کے اندر رہنے پر بغاوت کو ترجیح دیتے ہے۔ وزیر داخلہ پر اس رسالہ کا کچھ ایسا ہی ردعمل ہوا ہوگا۔ جس سے متاثر ہو کر حکومت پنجاب کو اس کی ضبطی کا مشورہ دیا۔ مزید برآں وزیر داخلہ نے جو خود مذہبی معاملات سے اچھی طرح آشنا تھے۔ لازماً یہ سوچا ہوگا۔ کہ رسالہ کے مصنف کا نقطہ نظر کے نتائج جہد تحقیق کی اس نظیر پر مبنی ہیں۔ جس کا ذکر پیرا گراف ۲۶ اور ۲۸ میں آیا ہے۔ اور جس کا حوالہ قرآن کی سورۃ ۴ آیت ۹۵ میں نامکمل طور پر موجود ہے لیکن اس کو اسلام میں ارتداد کی سزا کے لئے نظیر نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے مصنف کی رائے درحقیقت غلط ہے۔ کیونکہ قرآن میں ارتداد کے لئے سزائے موت کے متعلق کوئی واضح آیت موجود نہیں۔ اس کے برعکس ان دونوں تصورات سے جو سورۃ الکافرون کی چھ چھوٹی چھوٹی آیتوں اور دوسری سورۃ کی لا اکراہ والی آیت میں موجود ہیں۔ ان میں یہی مراد لینی پڑتی ہے کہ "الشہاب" میں مرقوم نظریہ غلط ہے۔ سورۃ الکافرون میں چھ آیات اور چھبیس الفاظ ہیں۔ اس کی کسی آیت میں چھ سے زیادہ لفظ نہیں ہیں۔ ہر آیت میں انسانی کردار کے ایک ایسے بنیادی پہلو کی وضاحت ملی گئی۔ جو تخلیق کے وقت سے اب تک اس کی جبلت میں ہے۔ جہاں تک لا اکراہ والی آیت کا واسطہ ہے۔ اس کا حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ جس میں نفس انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ اس صحت سے بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ قرآن کریم کے یہ دونوں حصے جو وحی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ الگ الگ اور مجموعی طور پر اس اصول کی بنیاد ہیں۔ جسے انسانی معاشرہ نے صدیوں کی مناقشت و منافرت اور خونریزی کے بعد انسان کے سب سے اہم بنیادی حقوق کی تعریف کے سلسلے میں اختیار کیا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے فضلاء اپنے مخصوص فرقے کی محبت کو اسلام سے ہرگز علیحدہ نہیں کر سکے۔

تبلیغ مذاہب

سزائے ارتداد سے قریبی تعلق رکھنے والا ایک اور مسئلہ ہے۔ یہ غیر مسلموں کے اس حق سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی علانیہ تبلیغ کر سکیں۔ جو اصول مرتد کو سزائے موت دیتا ہے وہ علانیہ کفر کی علانیہ تبلیغ پر بھی نافذ ہونا چاہیئے۔ یہ بات مولانا ابوالحسنات۔ غازی سراج الدین منیر اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے بھی تسلیم کی ہے۔ موخر الذکر البتہ اپنی رائے کو علماء کی رائے کے تابع رکھتے ہیں کہ اسلامی ریاست میں اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی اعلانیہ تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جیسا کہ رسالہ "اسلام میں مرتد کی سزا" سے ظاہر ہے اس مسئلہ پر مولانا مودودی کی رائے بھی یہی ہے۔ اس بارے میں غازی سراج الدین منیر سے استفسار اور ان کا جواب درج ذیل ہے:۔

س:۔ "اگر آپ اسلامی ریاست کے سربراہ ہوں۔ تو احمدیوں سے کیا سلوک کریں؟

ج:۔ میں انسانوں کی حیثیت سے ان سے رواداری برتوں گا۔ لیکن انہیں اپنے مذہب کی علانیہ تبلیغ کی اجازت نہیں دوں گا"

اسلام کے سوا دوسرے مذاہب کی علانیہ تبلیغ و اشاعت پر پابندی کا نظریہ ارتداد کے لئے سزائے قتل کے مسئلہ کا منطقی نتیجہ ہے علاوہ ازیں مسئلہ کا یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اسلام پر کسی حملہ یا خطرہ کو بغاوت قرار دیا جائے گا اور اس کی بھی وہی سزا ہوگی۔ جو ارتداد کی ہے

جہاد

اس سے قبل یہ واضح کر چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں اور احمدیوں میں ایک اور اختلافی مسئلہ جہاد کا ہے۔ اس مسئلہ سے متعدد اور متعلقہ معاملات سامنے آ جاتے ہیں۔ جن میں غازی شہید جہاد بالسیف۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ دار السلام اور دار الحرب ہجرت، غنیمت، خمس غلام وغیرہ کے مفہوم شامل ہیں۔ پھر ان تصورات اور آج کل کے بعض بین الاقوامی مسائل۔ مثلاً جارحیت۔ نسل کشی۔ بین الاقوامی عدالتوں کے بین الاقوامی فیصلوں اور بین الاقوامی قانون میں جو تضاد پایا جاتا ہے۔ اس کی تطبیق کی دشواریاں بھی پیش آتی ہیں۔

اسلامی ریاست دار الاسلام یعنی ایسی ریاست ہوتی ہے۔ جہاں اسلامی احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ اور جہاں کوئی مسلمان حکمران برسر اقتدار ہے۔ ایسی ریاست کے باشندے مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ غیر مسلم بھی جنہوں نے اسلامی اقتدار کو قبول کر لیا ہے۔ انہیں اگرچہ پوری شہریت حاصل ہونے کا امکان نہیں۔ اور ان پر بعض پابندیاں بھی عائد ہیں۔ تاہم ان کے جان و مال کی ضامن اسلامی ریاست ہوتی ہے۔ لیکن ان غیر مسلموں کا اہل کتاب ہونا ضروری ہے۔ وہ بت پرست نہیں ہو سکتے۔ اسلامی ریاست نظریاتی طور پر اپنے غیر مسلم ہمسایہ ملک سے دائماً برسر جنگ رہتی ہے اور یہ ملک کسی وقت بھی دار الحرب بن سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہاں کے مسلمان باشندوں کا فرض ہے کہ اسے چھوڑ کر اپنے دینی بھائیوں کے ملک میں آ رہیں۔ ہم نے اس کے بارے میں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی سے پوچھا۔ یہ استفسار ان کے جواب سمیت درج ذیل ہے:۔

س:۔ کیا دار الاسلام کی سرحدوں پر واقع ایک اسلامی ریاست کے مقابلہ میں ہمیشہ دار الحرب بنا رہتا ہے؟ ج:۔ جی نہیں۔ جب تک کوئی ایسا معاہدہ نہ ہو جو اس صورت کی نفی کر دے اس وقت تک اسلامی ریاست اپنے غیر مسلم ہمسایہ ملک سے بالقوۃ برسر جنگ ضرور رہے گی۔ لیکن اسے دار الحرب کا درجہ اسی وقت دیا جائے گا جب اسلامی ریاست اس کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دے۔

"غیاث اللغات" کی تعریف کی رو سے دار الحرب وہ ملک ہے جو کفار کے قبضے میں ہو۔ اور جسے اسلام نے فتح نہ کیا ہو۔ ایسے ملک کے دار الحرب بننے کے نتائج مختصر دائرۃ المعارف الاسلامیہ میں یوں مذکور ہیں:۔

"جب کوئی ملک دار الحرب بن جاتا ہے۔ تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہاں سے آ جائیں۔ ایسی بیوی جو اس ترک وطن میں شوہر کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے۔ اسی انکار کے باعث مطلقہ ہو جاتی ہے"

اس لحاظ سے پاکستان اسلامی ریاست ہو۔ تو بھارت سے جنگ کی صورت میں ہمیں چار کروڑ مسلمانوں کا سرحد پار سے پاکستان میں خیر مقدم کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ درحقیقت مولانا عبد الحامد بدایونی صدر جمعیتہ العلماء پاکستان کا خیال یہ ہے کہ بھارتی مسلمان کے لئے ہجرت کی ضرورت پہلے ہی سے موجود ہے۔ اس بارے میں ان کا نظریہ ذیل کے سوال و جواب سے ظاہر ہے

س:۔ کیا آپ لوگوں کے پاکستان چلے آنے کو مذہبی مفہوم کے مطابق ہجرت کا نام دیتے ہیں؟

مثلاً جنگی قیدیوں سے سلوک کے سلسلہ میں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کا نظریہ قرآن وسنت پر مبنی ہے۔ تو ہمیں اس پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ یہ نظریہ ذیل کے سوال وجواب سے ظاہر ہے

سوال:۔ کیا اسلام میں کوئی قانونِ جنگ ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا یہ آج کل کے بین الاقوامی قانونِ جنگ سے بنیادی طور پر مختلف ہے

جواب:۔ دونوں نظام بنیادی طور پر اختلاف رکھنے والے امور پر مبنی ہیں۔

سوال:۔ جو غیر مسلم کسی جہاد میں جنگی قیدی بنیں ان سے کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب:۔ اس بارے میں اسلامی قانون یہ کہتا ہے کہ یہ جنگی قیدی جس ملک کے باشندے ہیں۔ وہ اگر فدیہ دے تو انہیں رہا کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ قیدیوں کے مبادلہ کی بھی اجازت ہے۔ اگر ان دونوں متبادل صورتوں میں سے ایک بھی ممکن نہ ہو۔ تو ان قیدیوں کو ہمیشہ کے لئے غلام بنا لیا جائے گا۔ اگر ایسا شخص اپنا فدیہ اپنی کمائی میں سے دینے کی پیشکش کرے۔ تو فدیہ کے لئے جتنی رقم درکار ہو۔ وہ اسے جمع کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

سوال:۔ کیا آپ کا نظریہ یہ ہے۔ کہ جب تک حکومت اسلامی خدوخال اختیار نہ کرے۔ اس کی طرف سے کسی جنگ کو جہاد نہیں کہا جا سکتا؟

جواب:۔ جی نہیں۔ کوئی سی جنگ بھی جہاد کہلا سکتی ہے۔ بشرطیکہ مسلمانوں کی کوئی قومی حکومت ریاست کے جائز مفاد کی خاطر اس کا اعلان کرے۔ دستاویز ڈی اے ۱۲ میں سے جو رائے مجھ سے منسوب کی گئی ہے میں نے کبھی اس کا اظہار نہیں کیا۔

اس دستاویز میں یہ لکھا ہے:۔ "ہمارا یہ مسلک کہ اگر حکومت پاکستان اپنی موجودہ صورت شکل کے ساتھ انڈین یونین کے ساتھ اپنے معاہدات ختم کرکے اعلان جنگ کر بھی دے۔ تو کیا اس کی یہ جنگ جہاد کے حکم میں آ جائے گی؟ آپ نے اس بارے میں جو رائے ظاہر کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ جب تک حکومت اسلامی نظام کو اختیار کرکے اسلامی نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی کسی جنگ کو جہاد کہنا ایسا ہی ہے جیسا کسی غیر مسلم کے آشنا و کشمیر کی فوج میں بھرتی ہو کر لڑنے کو جہاد اور اس کی موت کو شہادت کا نام دیا جائے۔ مولانا کا جو مدعا ہے وہ یہ ہے کہ معاہدات کی موجودگی میں تو حکومت یا اس کے شہریوں کا اس جنگ میں شریک ہونا شرعاً جائز ہی نہیں۔ اگر حکومت معاہدات ختم کرکے جنگ کا اعلان کر دے۔ تو حکومت کی جنگ جہاد ہر میں نہیں ہوگی۔ تا آنکہ حکومت [illegible]

اسلامی نہ ہو جائے۔"

اس بات کی شہادت کہ خط میں جو خیال ظاہر کیا گیا ہے وہ مولانا مودودی کا نظریہ ہے میاں طفیل محمد کی گواہی سے ملتی ہے جنہوں نے یہ خط لکھا ہے۔ میاں محمد طفیل نے کہا ہے "دستاویز ڈی ای ۱۲ اس خط کی عکسی نقل ہے۔ جو میں نے کسی ایسے شخص کو لکھا تھا جس کا نام مجھے اب یاد نہیں پڑتا"

اس مسئلہ پر ابو الحسنات مولانا محمد احمد قادری کا نظریہ حسب ذیل ہے:۔

سوال:۔ کیا اسلام میں کوئی قانونِ جنگ ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔ ایسا قانون موجود ہے۔

سوال:۔ کیا وہ آجکل کے بین الاقوامی قانون سے بنیادی امور میں مختلف ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ جو شخص جنگ میں پکڑا جائے۔ اس کے حقوق کیا ہیں؟

جواب:۔ وہ مسلمان ہو سکتا ہے۔ یا امان طلب کر سکتا ہے۔ امان طلب کرنے کی صورت میں مستامن کا سا سلوک کیا جائے گا۔ اگر وہ امان طلب نہ کرے۔ تو اسے غلام بنا لیا جائے گا۔

جماعت اسلامی کے میاں طفیل محمد کی رائے بھی اسی قسم کی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے:

سوال:۔ کیا اسلامی شریعت میں کوئی قانونِ جنگ بھی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ اگر اسلامی قانون کے اس حصہ کا بین الاقوامی قانون سے تصادم ہو جائے۔ تو آپ کس قانون پر چلیں گے؟

جواب:۔ اسلامی قانون پر۔

سوال:۔ ازراہ مہربانی فرما کر بتائیے کہ آپ کی افواج جن لوگوں کو جنگی قیدی بنائیں گی ان کا کیا درجہ ہوگا؟

جواب:۔ میں اس کا بلا حوالہ جواب نہیں دے سکتا۔ مجھے اس مسئلہ کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ تاہم غنیمت اور خمس کو اس جہاد کا لازمی نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ تو بین الاقوامی معاشرہ اسے محض لوٹ اور ڈاکہ قرار دے گا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۱

اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے

ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کیلئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔

وہ جو اسکے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا ــــ وہ جو اسکے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اسکو ملیگا [illegible]

خواتین کے لئے

رپورٹ لجنہ کماسی

محترمہ شمسہ سفیر صاحبہ اہلیہ مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب پرنسپل کماسی دگولڈ کوسٹ مغربی افریقہ) کی لجنہ اماء اللہ کے متعلق رپورٹ میں تحریر کرتی ہیں۔ کہ لجنہ کی ممبروں کو ان کی اولاد کے بارے میں توجہ دلائی گئی کہ وہ رات کو باہر اکیلی نہ جانے دیں بچانے۔ ناچنے اور سترنہ کرنے سے روکیں لڑکوں کو دوست نہ بننے دیں۔ ان کی نگرانی کریں۔ جمعہ کی نماز میں مسجد میں بیٹھنے کے آداب پر نصیحت کرتی ہوں۔ ایک جمعہ ایک لڑکی انگریزی لباس فراک وغیرہ پہن کے آئی۔ اور جب نماز کے لئے اس کا سر ڈھانکا گیا تو کپڑا پھینک دیا۔ اور باہر چلی گئی جماں کے والدین کے ذریعہ اس کی اصلاح ہو گئی۔ اب وہ ہر نماز میں دوپٹہ اوڑھ کر آتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر حملہ کی خبر آنے پر لجنہ نے بیس پونڈ صدقہ کیا اور روزے رکھے۔

ایک جمیلہ نام لڑکی دور دراز علاقہ سے تعلیم کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ اس کا تمام خاندان بت پرست اور عیسائی ہے۔ تین ماہ میں میں نے اسے قاعدہ یسرنا القرآن۔ نماز۔ نماز کا ترجمہ۔ آیۃ الکرسی فاتحہ اور قرآن مجید کا پہلا سیپارہ ختم کروایا۔ اور امتحان لیا گیا۔ جس میں وہ کامیاب ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کامیاب مبلغہ ثابت ہوگی۔ کچھ دن کے لئے گھر گئی۔ تو نماز پڑھنے پر گھر والے اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ اور یقین نہ کرتے تھے کہ قرآن مجید پڑھ سکتی ہے۔ چنانچہ کسی غیر احمدی مولوی کو بلوا کر اس کا امتحان لیا گیا۔

رمضان المبارک میں گذشتہ سال کی طرح دینیات کی کلاس جاری کر دی ہے ہماری لجنہ تقریباً ہر اتوار تبلیغی پروگرام میں حصہ لیتی رہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے کا زیادہ جذبہ ہے۔ ابھی ایسٹر کے موقعہ پر تین دن تبلیغ کے باہر گاؤں میں مردوں کے ساتھ گئیں۔ شیر خوار بچوں کو کمر پر باندھے ہوئے راستے میں کھانا بھی پکاتی رہیں۔ اور سفر خرچ بھی خود اپنی گرہ سے کیا۔

امتحان میں کامیابی

امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ادیب فاضل میں بدر الدین صاحب ناظر الخارجہ لنگرخانہ۔ عطاء الرحمن صاحب عباسی کارکن دعوۃ وتبلیغ اور امۃ العزیز بیگم اختر دختر قریشی عطاء الرحمن صاحب آڈیٹر) معلمہ نصرت مدرسۃ البنات کامیاب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے

غزل

اہلِ اسلام کی پُر نور نہیں شام ابھی

لب پہ یارب ہے مگر دل میں نہیں نام ابھی
تیری دربادلی کے ساقیٔ مہوش ہیں نثار
اور مل جائے چھلکتا ہؤا اک جام ابھی
آسماں ٹوٹ پڑا۔ ہل گیا مغرب سارا
عرش پر پہنچا ہی تھا نالۂ ایتام ابھی
طائرِ سدرۂ اسلام بلندی پہ اُڑو
کہ بچھائے ہوئے بیٹھے ہیں کئی دام ابھی
وہ رہی منزلِ مقصود ذرا ہمت کر!
اہلِ اسلام کو لازم ہے کچھ اقدام ابھی
عمر بڑھتی نہیں گھٹتی ہے سمجھ لے طائر
تو نے تجہیزِ سفر کا نہ کیا کام ابھی

عبد الستار طائر تعلیم الاسلام کالج لاہور

؎ یتیم کی جمع ؎ قدسی۔

خطبہ جمعہ بقیہ صد ۳

یہ ایک سکھ کی حالت ہے۔ جو حضرت صاحب کے ابتدائی حالات سے واقف ہے۔ کیونکہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی کتب نہیں پڑھا ہوا۔ وہ معجزات کو نہیں جانتا۔ لیکن جب وہ آتا تھا تو دیکھتا کہ آپؑ کے اخلاق کس قسم کے ہیں۔ ہے تو وہ سکھ ہی لیکن آپؑ کے اخلاق نے جو اثر اس کے دل پر کیا ہے۔ وہ دور نہیں ہوتا۔

اعمال شریعت کا تعلق عقل سے ہے

جو اعمال خالص شرعی ہیں۔ فطری نہیں۔ ان کی تصدیق اخلاق سے ہوتی ہے۔ خدا کا کلام اور دیگر ایسے ہی مسائل کے لئے عقل کو خدا نے رکھا ہے۔ اگر عقل نہ ہوتی۔ قرآن مسائل کی تصدیق نہ ہو سکتی اور شریعت کے لئے اخلاق کو رکھا ہے۔ عقل ہندوؤں کو بھی دی گئی ہے اور وہ سچے مذہب کے دلائل کو عقل سے معلوم کر سکتے ہیں۔ جب سچے دلائل پیش ہوتے ہیں۔ تو عقل اپیل کرتی ہے۔ کہ ان کو تسلیم کیا جائے اسی طرح جو عملی زندگی ہے۔ اور جس کا شریعت سے تعلق نہیں۔ گو شریعت بھی اس کی تعلیم دیتی ہے۔ اسکی تصدیق کے لئے سب مذاہب کے لوگوں میں اخلاق رکھے گئے ہیں۔ جب وہ دوسرے کی اخلاقی حالت دیکھتے ہیں۔ تو ان پر اثر ہوتا ہے۔

درس اخلاق

جس طرح دلائل کے لئے عقل ذریعہ ہے اسی طرح اعمال کے لئے اخلاق ذریعہ ہے اس لئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ یہ بڑی بات نہیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ خطرناک حالات میں بھی سچ بولو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کے حقوق نہ مارو۔ بلکہ اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو چھوڑ دو۔ تا لوگ دیکھیں کہ تم میں اور ان میں فرق ہے۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے۔ جس سے وہ مذہب کی خوبی کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مذہب کی آنکھ نہیں اخلاق کی آنکھ ہے۔ گو کمزور ہے۔ مثلاً تم کو ایک رنگ نظر آتا ہے۔ اور دوسرے کو وہ مطلق نظر نہیں آتا۔ وہ اس کا قائل نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہی رنگ اگر دوسرے کو دھندلا سا نظر آتا ہے جس کو تم صاف صاف دیکھتے ہو۔ تو وہ اس کو سمجھ سکتا ہے۔ اور تم اس کو منوا سکتے ہو۔ جب تم نصوص لیکر جاؤ گے تو وہ نہیں مانیگا لیکن جب اخلاق کے ساتھ جاؤ گے۔ تو وہ تمہارا قائل ہو جائے گا۔ تم اخلاق کے ذریعے آزمائے جاتے ہو۔ کہ تم میں یہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہیں یا نہیں۔ لوگوں کو تمہاری روحانیت ان کیلئے اتنی مفید نہیں۔ جس قدر تمہارے اخلاق ان کو ہدایت کی طرف لانے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پہلا قدم جس کے ذریعہ تم اپنی روحانی حالت کی اصلاح کر سکتے ہو۔ اور غیر کو بھی کھینچ سکتے ہو۔ وہ اخلاق ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تم اس بارے میں نمایاں تبدیلی کرو۔ مخالف تمہارے اخلاق کو دیکھے۔ تو محسوس کرے خواہ مانے یا نہ مانے۔ دشمن کی آنکھ پہلے اخلاق کو دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی کی توفیق دے تاکہ یہ اخلاقی حالت کی اصلاح ہمارے لئے اور ان کے لئے مفید ہو۔ جن کو ہدایت نہیں پہنچی مگر وہ ہدایت کے منتظر ہیں۔

بقیہ صد "عیسیٰ انکو یاد کریں تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے سلسلہ نے وہ شان دین کا اپنے پیروؤں میں پیدا کر دیا تھا جسکو حضرت مسیح کے ابتدائی حواریوں میں تلاش کرنا بے سود ہے جب حضرت مسیح کو پیرو صلیب پر لٹکائے گئے تو وہ سب بھاگ گئے۔ اور ان کا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار[illegible]

یادِ رفتگان

مستری عبد الکریم صاحب مرحوم ۹ر مارچ کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لکھنؤ کے احمدیوں میں خاص لکھنؤ کے رہنے والے صرف مرحوم ہی تھے۔ جن دنوں میں اور جس ماحول میں مرحوم نے بیعت کی تھی۔ وہ دن اور حالات ایسے تھے۔ کہ اس وقت لکھنؤ کے کسی مسلمان کا احمدی ہونا کوئی آسان بات نہ تھی۔ مرحوم نے شائد ۱۹۱۲ء میں بیعت کی تھی۔ وہ زمانہ ایسا تھا کہ جب کوئی احمدی ہوتا تھا تو گویا ساری دنیا اس پر ٹوٹ پڑتی تھی۔ اور اس طوفانی مخالفت اور دشمنی میں بعض اوقات مسلمان عیسائی اور ہندو سب ایک ہو جاتے تھے سوشل بائیکاٹ کے علاوہ مار پیٹ سب و شتم اور مردم آزاری کے وہ وہ مظاہرے ہوتے تھے کہ الہیٰ توبہ۔ مولوی عوام کو یہ کہہ کر اشتعال دلاتے تھے۔ کہ یہ کافر ہیں اور غیر مسلموں سے یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہی ہیں۔ انہیں جتنی بھی تکلیف دی جائے وہ عین انسانیت ہے۔ جب کوئی احمدی ہو جاتا تھا تو بڑے بڑے مولوی اُسے مناظرے کے چیلنج دیتے تھے۔ ان دنوں میں ہماری جماعت میں علماء اتنی کثرت سے نہیں تھے۔ جتنے خدا کے فضل سے اب ہیں۔ ہم لوگ مرکز سے مبلغ بلانا جانتے ہی نہ تھے۔ جو شخص احمدی ہوتا تھا وہ اپنی صلیب خود ہی اٹھاتا تھا۔ مرحوم کو احمدی ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ ایک بڑی نے چیلنج پر چیلنج دینے شروع کر دیئے۔ اور جب اس چیلنج بازی نے ایک ایسی صورت اختیار کر لی کہ سوائے مناظرہ کے اور کوئی صورت نہ رہی تو مرحوم نے مخالفین سے کہا کہ اچھا میں مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ چلو مجھے کسی بڑے مولوی کے پاس لے چلو۔ یہ خدائی رعب تھا کہ مولوی کسی نئے احمدی سے بھی مناظرہ کرتے ہوئے ڈرتے تھے۔ بہر کیف لکھنؤ کے کچھ مسلمان اور چند غیر مسلم مستری صاحب مرحوم کو مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس لے گئے۔ مولوی عبد اللہ صاحب اہلحدیث کے بہت بڑے اور مشہور عالم تھے۔ اور شیخ الحدیث کہلاتے تھے۔ مولوی صاحب کو کرسی پر بڑا مجمع ہو گیا اور مستری صاحب مرحوم سے وفات مسیح پر مباحثہ ہوا۔ مناظرہ میں مستری صاحب مرحوم کی دلیری۔ دلائل اور مومنانہ انداز گفتگو کا بڑا اثر ہوا۔ اور حق یہ ہے کہ وہ کامیاب مناظرہ مرحوم کی ایک ناقابل فراموش یادگار ہے۔ مرحوم کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اور پیغام حق پہونچانے میں وہ کسی سے ڈرتے نہیں تھے۔ وہ کوئی عالم نہ تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اچھا مطالعہ کرنے کی وجہ سے مذہبی مسائل پر اس رنگ میں گفتگو کرتے تھے۔ کہ اکثر لوگ انہیں مولوی سمجھتے تھے۔ مرحوم بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اور سلسلے کے لئے ایک خاص رنگ کی غیرت رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ اُن کی اولاد کو بھی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ وہی اخلاص عطا فرمائے جو ان کے والد مرحوم کو تھا۔ اور خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

مرنے والے ہم تجھے یاد کیا کرتے ہیں

غمزدہ

خواجہ سید ارشد علی۔ لکھنؤ۔

لازمی چندہ جات میں تشویشناک کمی

اسمیں کوئی شک نہیں کہ جماعت نے مجموعی لحاظ سے مالی قربانیوں کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہت سے احباب جماعت بے شرح اور بے قاعدہ چندہ دینے کے علاوہ بقایا دار بھی ہیں۔ اور ایک خاص تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ امراء و عہدیداران مال سے یہ توقع کی جاتی تھی۔ کہ وہ دوران سال میں چندوں کی وصولی کی تنظیم کو پہلے سے مضبوط کریں گے اور بیداری کا ثبوت دیں گے۔ لیکن افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ واقعات اسکے برعکس ہیں۔ چنانچہ سال گذشتہ ۵۵-۱۹۵۴ء میں بجٹ آمد مبلغ ۲۶ ۷ ۳ ۴ ۱ روپے کے مقابل پر ۱۰۰۷،۳۴ روپے وصولی ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ بجٹ آمد کی بنیاد پر اخراجات کئے جانیکی وجہ سے قریباً ۰۰۰،۴۰۳ روپے کا قرضہ زیر بار ہوا ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان احباب اور عہدیداران پر ہے جنہوں نے اپنے فرض منصبی کو کما حقہٗ ادا نہیں کیا۔ لہٰذا احباب جماعت و عہدیداران کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد بقایا صاف کریں اور اس نئے سال میں ہی ابتداء سے ہی بجٹ کے مطابق لازمی چندہ [illegible] اور عہدیداران وصولی کیطرف متوجہ ہوں تاکہ سال گذشتہ کی طرح خسارہ کا خطرہ لاحق نہ ہو۔ ناظر بیت المال ربوہ

بجو چھوڑ کر بھاگ گئے برعکس اسکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپکو غالب کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے صحابہ کے عشق و فدائیت کے واقعات سے یہ بات ظاہر ہے کہ صحابہ کرام آپکی حفاظت کیلئے ظاہری انتظامات سے بھی غافل نہ رہتے تھے اور کبھی اس خیال سے کہ جب آپ اسقدر مقرب بارگاہ الٰہی ہیں تو وہ خود آپکی حفاظت کریگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے واقعات اور انتظامات کی موجودگی کے باوجود تعجب ہے کہ آجکل بعض لوگ ایسے انتظامات کو توکل کے منافی قرار دینے کو بے خبر فروری سمجھتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ایسے انتظامات ضروری تھے تو آپ کے جانشین یا ایک خلیفہ کیلئے وہ کیونکر جائز نہ ہو سکتے ہیں۔ بیشک محبوب کائنات کے زمانہ میں جنگیں درپیش نہیں ہیں لیکن کیا حفاظت صرف جنگ کے مواقع پر ہی ضروری ہوتی ہے اور عام حالات میں نہیں کیا ہمارے زمانہ میں باوجود ایک آئینی حکومت ہونے کے حملوں اور قاتلانہ حملوں کے واقعات نہیں ہوتے! خصوصاً جب مذہبی مخالفت انتہائی شدید ہو اور مطلب پرست مولوی نے جاہل عوام الناس کو ضد کے نام پر مشتعل کر رکھا ہو جنہوں نے اپنے مخالفوں کی جان لینے کے جائز کے فتوے صادر کر دیئے ہوں تو ایسی موجودگی میں حفاظت کے معمولی انتظامات! جنہیں زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر کہا جا سکتا ہے کیونکر توکل کے منافی سمجھے جا سکتے ہیں اور انہیں ایک دیانتدار ا[illegible]

مختصر اور ضروری خبریں

۱۲؍ جولائی یروشلم۔ وزیراعظم اسرائیل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل کی سرحد پر گولیاں چلنے کا واقعہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا۔

۱۳؍ جولائی مارکنڈہ۔ وزیراعظم ہند مسٹر نہرو نے ہماچل پردیس کے دورہ کے وقت تقریر میں کہا کہ عوام سے قوم کی تعمیر و ترقی میں مدد کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہم کوئی فقیر نہیں جو دوسرے ملکوں کی امداد پر بھروسہ کریں۔

بیت المقدس۔ گذشتہ ہفتہ سے اردن اور اسرائیل کے درمیان جنگ شروع ہے۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس نے فریقین سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ بندی کی کوششوں میں ان کی مدد کریں۔

بمبئی۔ بمبئی الہ آباد اور کلکتہ میں شدید بارش کے باعث مواصلات کے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ بارش اور آندھی کی شدت سے درختوں اور مکانوں کو نقصان پہنچا۔

۴؍ جولائی۔ دہلی۔ نینی تال میں مسیحی مشنریوں کے اجتماع میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں ہندوستان سے وفاداری کے اظہار کے بعد کہا گیا کہ انہیں تبلیغ مذہب کا پورا حق حاصل ہے۔

بیت المقدس۔ اسرائیل اور اردن کے درمیان جنگ کی وجہ سے عرب رہنماؤں کو تشویش ہو رہی ہے۔ میجر صالح سلیم نے اعلان کیا کہ اگر جھگڑا بڑھ گیا۔ تو مصر سب سے پہلے اپنی فوجیں میدانِ جنگ میں بھیجے گا۔

نئی دہلی۔ ہند اور پاکستان میں مقدس مقامات کے تحفظ کے متعلق ایک سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کے ماتحت مذہبی عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے دونوں ملک ہر ممکن کوشش کریں گے۔ مقدس مقامات کی زیارت کے لئے مزید سہولیات دینے کا بھی یقین دلایا گیا۔

کراچی۔ روزنامہ "ڈان" نے لکھا ہے کہ امسال ۵۰ فی صدی کم بارش کی پیشگوئیوں اور ہندوستان کی طرف ستلج بیاس اور راوی کے پانی کو روکنے کی دھمکی نے پاکستان کو خطرناک صورتِ حالات سے دوچار کر دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر دریاؤں کا رخ موڑ دیا گیا تو پاکستان کے ترقیاتی منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔

آگرہ۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو خاص اختیارات کے قانون کے تحت کل یہاں گرفتار کر لیا گیا۔ آپ آبیانہ ایجی ٹیشن سے پیدا شدہ صورتِ حالات کا معائنہ کرنے آئے تھے۔ انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کی گرفتاری کے بعد مہم اور زیادہ تیز ہو گئی ہے۔

پٹنہ۔ دریائے کوسی میں زبردست سیلاب سے تین سو دیہات زیر آب ہو گئے ہیں علاوہ تین لاکھ لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب میں بہہ کر آنے والے زہریلے سانپوں کے کاٹنے سے بہت سی اموات واقع ہو رہی ہیں۔

لنڈن۔ برطانوی لیبر لیڈر مسٹر بیون نے بتایا کہ ایک لیبر ڈیلیگیشن چین کے دورہ پر جا رہا ہے۔ آپ نے کہا چین جیسے بڑے ملک کو نظر انداز کر دینا خطرناک غلطی ہو گی۔

مدراس۔ پانڈیچری سے بہت سا گولہ بارود کاریکال پہنچایا جا رہا ہے۔ جہاں فرانسیسی مقبوضات کے ساتھ الحاق کی تحریک زور پکڑ گئی ہے۔

واشنگٹن۔ گذشتہ صدارتی انتخاب میں کھڑے ہونے والے ایک امریکی لیڈر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکی سٹیٹ ممبران کا یہ اعلان خطرناک ہے کہ اگر چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنایا گیا تو امریکہ اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائے گا۔

مورلینڈ۔ بجلی کے ناجائز استعمال کے ملزم ایک ڈاکٹر نے عدالت میں بیان دیا کہ جب اس کے مکان سے عدم ادائیگی بل کی وجہ سے بجلی کی لائن کاٹ دی گئی۔ تو اس نے ایک "ایٹمی بھٹی" سے ۱۲۰ وولٹ کی بجلی حاصل کر لی۔ ڈاکٹر نے "ایٹمی بھٹی" کا راز بتانے سے انکار کر دیا۔

۵۔ جولائی۔ ڈلہوزی۔ وزیر دفاع ہند مسٹر تیاگی نے یہاں ایک دربار میں اعلان کیا کہ ہندوستانی فوج میں گورکھا فوج برقرار رکھنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ آپ نے گورکھا فوج کی جنگجوئی کی تعریف کی۔

پیرس۔ تیونس کے قوم پرستوں کو مصر اور سپین کی طرف سے امداد ملنے پر فرانس میں بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تیونس کے مستقبل کے متعلق فرانسیسی کابینہ میں شدید اختلافات ہیں۔

سنگاپور۔ ویتنام کے ہزاروں کی تعداد میں فوجی دستے فرانسیسیوں کا ساتھ چھوڑ کر ویٹ منہ فوجوں سے مل گئے ہیں۔ سرخ ڈیلٹا سے فرانسیسی فوجوں کے انخلاء سے ظاہر ہے کہ اب ہند چینی میں فرانسیسی اقتدار کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

۶؍ جولائی۔ جودھپور۔ ۲۵ ہزار اشخاص اس ریوارڈ کے خلاف جلوس نکالنے اور جلسے کرنے والے ہیں جو پنڈت پنت اور مسٹر نہرو کی طرف سے راجستھان کی جاگیروں پر حکومت کے قبضہ کے سلسلہ میں دیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اگر چھوٹی جاگیریں بھی منسوخ ہو گئیں تو ۳ لاکھ افراد بے کار ہو جائیں گے۔

دربھنگہ۔ دریائے کوسی کی طغیانی سے ضلع دربھنگہ کے دو سو دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ مونگ اور مکئی کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

تیونس۔ تیونس میں فرانسیسی فوج کی مدد کے لئے ۱۶۰۰ کی تعداد میں مزید فوجی کمک پہنچ گئی ہے۔ تیونس کے علاوہ مراکش میں بھی قوم پرستوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔

دمشق۔ اسرائیل کی طرف سے اردن کے مقبوضہ یروشلم پر متواتر حملوں کے متعلق عرب ممالک میں اجتماعی تحفظ کے نفاذ پر مذاکرات جاری ہیں۔ اسرائیلی سپاہیوں نے مقدس مقامات اور سفارت خانوں پر گولیاں چلائی تھیں۔

لکھنؤ۔ حکومت یوپی کو بارہ ایسے نوجوانوں کی تلاش ہے جو پناہ گزین بنگالی لڑکیوں سے شادیاں کر سکیں۔ ان خدمات کے خواہشمند لڑکوں کو ضلع مجسٹریٹوں سے انٹرویو کرانا ہو گا۔

ڈھاکہ۔ حکومت مشرقی بنگال نے سارے مشرقی بنگال میں کمیونسٹ پارٹی اور اس کی ہر قسم کی شاخوں کو خلاف قانون قرار دیدیا۔ حکومت نے اپنے گزٹ میں لکھا ہے کہ یہ پارٹیاں نظم و نسق میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھیں۔

جموں۔ حکومت کشمیر نے سرینگر اور جموں کے براڈکاسٹنگ سٹیشنوں کا انتظام حکومت ہند کے حوالے کر دیا ہے۔

جودھپور۔ ایک بہت بڑا ٹڈی دل جو دس میل میں پھیلا ہوا تھا کل دوپہر کے وقت ۵ بجے منٹ تک شہر پر منڈلاتا رہا۔ ٹڈیاں اڑ دواؤں اور گاڑیوں کی قلت نیز ہند ٹڈنگ کلب کے طیاروں کی عدم آمد کی وجہ سے کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔

۷؍ جولائی لکھنؤ۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی گرفتاری کے بعد اب ان کی جگہ مسٹر راج نرائن سنگھ آئینی آبیانہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں یوپی کا دورہ کریں گے۔

دہلی۔ نہرو لیاقت ملاقات کے بعد جو مشترکہ بیان شائع کیا گیا ہے اس میں امن کا ایک علاقہ قائم کرنے کے اصول بھی بنائے گئے ہیں۔ خبر ہے کہ ہند چینی میں جنگ بندی کے بعد مسٹر نہرو چین جائیں گے۔

دہلی۔ لاہور اور امرتسر کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت بعض ضروری انتظامات کی تاخیر کی وجہ سے تین ماہ سے قبل شروع نہ ہو سکے گی۔

بمبئی۔ گذشتہ شب زبردست طوفان باد و باراں کی وجہ سے ہوائی سروس میں رکاوٹ پیدا ہو گئی اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

کراچی۔ بھاکڑا ننگل نہر کے افتتاح سے پیدا ہونے والی صورتِ حالات کے متعلق غور کرنے کے لئے پاکستانی کابینہ کا ہنگامی اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی شرکت کی۔ لاہور کی اطلاعات کے مطابق ستلج کی پاکستانی نہروں میں پانی کی سپلائی ۱۲۲۰۰ کیوسک کم ہو گئی ہے۔

احمد آباد۔ رام راجیہ پریشد ہندوستان کے پانچ بڑے شہروں دہلی کلکتہ بمبئی احمد آباد اور متھرا میں گئو کشی کے خلاف ستیہ گرہ ۱۲؍ اگست سے شروع کرے گی۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ستیہ گرہ پُرامن ہو گا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں